ان الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء ۔ عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محمودا

تار کا پتہ:- الفضل قادیان

اللہ اکبر

روزنامہ

الفضل قادیان

THE DAILY
ALFAZL, QADIAN.

ایڈیٹر غلام نبی

ترسیل زر بنام منیجر روزنامہ الفضل ہو

شرح چندہ پیشگی
سالانہ ۔ ششماہی ۔ سہ ماہی ۔ ماہانہ

قیمت فی پرچہ ایک آنہ

قیمت سالانہ پیشگی بیرون ہند

نمبر ۲۴	مطابق ۲۸ جولائی ۱۹۳۶ء	یوم سہ شنبہ	۸ جمادی الاول ۱۳۵۵ھ	جلد ۲۴

مدینۃ المسیح

قادیان ۲۶ جولائی ۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالے کے متعلق آج بعد دوپہر کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے۔ کہ حضور کو ابھی گلے کے درد کی شکایت ہے۔ اور سینہ میں بھی درد ہے۔

خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام میں خدا تعالے کے فضل سے خیریت ہے۔

۲۵ جولائی تعلیم الاسلام ہائی سکول کے ہال میں زیر صدارت حضرت مفتی محمد صادق صاحب تقسیم انعامات کا جلسہ منعقد ہوا جس میں ورزشی کھیلوں اور تعلیمی مقابلوں میں اعلےٰ درجہ حاصل کرنے والے طلباء کو انعامات دیئے گئے۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم اے بحیثیت ناظر تعلیم و تربیت بذات خود تشریف رکھتے تھے۔ یہ نہایت خوشی کی بات ہے۔ کہ سب سے زیادہ انعامات صاحبزادہ مرزا منیر احمد صاحب ابن حضرت مرزا بشیر احمد صاحب نے حاصل کئے۔

۲۵ جولائی فخر النساء صاحبہ خوشدامن سید بشارت احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ حیدر آباد دکن بعمر ۶۵ سال فوت ہو گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالے نے نماز جنازہ پڑھائی۔ اور مرحومہ بہشتی مقبرہ میں دفن کی گئیں۔ مرحومہ صحابیہ تھیں۔ احباب دعائے مغفرت کریں۔

نہایت افسوس کے ساتھ لکھا جاتا ہے کہ جناب مرزا عبد الغنی صاحب معاون ناظر بیت المال کی لڑکی بعمر قریباً ۹ ماہ ۲۳ جولائی کو فوت ہو گئی۔ اس سے قبل ان کا ایک لڑکا فوت ہو چکا ہے۔ یہ دونوں بہن بھائی توام تھے۔ احباب دعا فرمائیں۔ کہ خدا تعالے نعم البدل عطا فرمائے۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

دین العجائز اختیار کرو

"اگر نجات چاہتے ہو۔ تو دینُ العجائز اختیار کرو۔ اور مسکینی سے قرآن کریم کا جوا اپنی گردنوں پر اٹھاؤ۔ کہ شریر ہلاک ہوگا۔ اور سرکش جہنم میں گرایا جائیگا۔ پر جو غریبی سے گردن جھکاتا ہے۔ وہ موت سے بچ جائے گا۔ دُنیا کی خوشحالی کی شرطوں سے خدا تعالیٰ کی عبادت مت کرو۔ کہ ایسے خیال کے لئے گڑھا درپیش ہے۔ بلکہ تم اس لئے اس کی پرستش کرو۔ کہ پرستش ایک حق خالق کا تم پر ہے۔ چاہیے پرستش ہی تمہاری زندگی ہو جائے۔ اور تمہاری نیکیوں کی فقط یہی غرض ہو۔ کہ وہ محبوب حقیقی اور محسن حقیقی راضی ہو جائے۔ کیونکہ جو اس سے کمتر خیال ہے۔ وہ ٹھوکر کی جگہ ہے" (ازالہ اوہام)

حضرت امیر المومنین کی خدمت میں خطوط بھیجنے والے احباب کیلئے اطلاع

بعض احباب حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں خطوط لکھتے وقت یا تو اپنا پتہ بالکل نہیں تحریر فرماتے یا اگر تحریر فرماتے ہیں۔ تو اپنا نام شکستہ حروف میں لکھتے ہیں۔ بعض گاؤں کا نام لکھنا بھول جاتے ہیں بعض ڈاکخانہ کا نام نظر انداز کر جاتے ہیں۔ وعلی ہذا۔ ایسے احباب کی خدمت میں گزارش ہے۔ کہ مہربانی فرما کر اپنا نام و مکمل پتہ خوشخط حروف میں تحریر فرمایا کریں۔ ایسا نہ کرنے سے دفتر کو دقت کا سامنا ہوتا ہے۔ اور احباب کو بھی جواب نہ ملنے کی شکایت ہوتی ہے۔ امید ہے دوست آئندہ اس طرف خیال رکھیں گے ؛

پرائیویٹ سکرٹری حضرت خلیفۃ المسیح الثانی قادیان پنجاب

مجلس ارشاد کے متعلق ضروری اعلان

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے ارشاد کے ماتحت کئی ماہ سے ایک مجلس جس کا نام مجلس ارشاد ہے اس غرض سے قائم کی جا چکی ہے۔ کہ عربی اور انگریزی زبان میں تقریر کرنے کی احباب جماعت کو مشق کرائی جائے۔ اس مجلس کا ہر ہفتہ اجلاس ہوتا ہے۔ جس میں ایک ہفتہ عربی میں اور دوسرے ہفتہ انگریزی میں تقریریں ہوتی ہیں۔ بعض دفعہ مختلف علمی مسائل پر مباحثات بھی کئے جاتے ہیں۔ اور اگر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ قادیان سے باہر تشریف نہ لے گئے ہوں۔ تو سوائے طبیعت کی علالت کے کبھی اس مجلس میں شمولیت سے اہل مجلس کو حضور نے محروم نہیں فرمایا۔ بلکہ بسا اوقات حضور اپنی آراء اور ہدایات سے اہل مجلس کو مستفید فرماتے رہتے ہیں ؛

میری غرض ان سطور کے لکھنے سے یہ ہے کہ جماعت میں جو دوست انگریزی عربی میں کسی تمدنی۔ سیاسی۔ مذہبی یا علمی مضمون پر تقریر کرنا چاہیں تو بڑی خوشی اور پُر خلوص شکریہ سے ان کی تقریر کرانے کا انتظام کیا جا سکتا ہے۔ امید ہے کہ ہمارے ایسے دوست جو انگریزی یا عربی میں تقریر کر سکتے ہوں۔ مجھے اپنے ارادہ سے مطلع فرمائیں گے۔ تا کہ میں ان کو ان کی تقریر کے وقت وغیرہ سے اطلاع دے سکوں۔ احباب کی اطلاع کے لئے ذیل میں دو تقریروں کا پروگرام بھی شائع کیا جاتا ہے۔

(۱) جناب قاضی محمد اسلم صاحب ایم۔ اے لیکچرر گورنمنٹ کالج لاہور اکتیس جولائی کو مغرب کی نماز کے بعد کیمبرج کے حالات پر انگریزی میں تقریر فرمائیں گے۔

(۲) جناب شیخ بشیر احمد صاحب بی۔ اے ایل۔ ایل۔ بی وکیل امیر جماعت احمدیہ لاہور ۲ اگست کو مغرب کی نماز کے بعد اس مضمون پر تقریر کرینگے کہ مختلف مذاہب کے قوانین میں عورت کو کیا درجہ دیا گیا ہے

سید محمد اسحاق سکرٹری مجلس ارشاد قادیان

خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ کی روز افزوں ترقی

۲۴۔۲۵ جولائی ۱۹۳۶ء کو بیعت کرنیوالوں کے نام

ذیل کے اصحاب دستی اور بذریعہ خطوط حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے ہاتھ پر بیعت کرکے داخل احمدیت ہوئے۔

نمبر	دستی بیعت	نمبر	
۱	محمد عارف الزمان صاحب۔	۵	مسماۃ غلام فاطمہ صاحبہ ضلع شیخوپورہ
	پیل بھیت (یو۔پی)	۶	" رشیدہ بیگم صاحبہ " "
۲	عبدالخالق صاحب بشیر گڑھ ضلع ہزارہ	۷	عبدالحمید صاحب امروہہ
۳	چوہدری عبداللہ صاحب پریمیاں تحصیل پھکودر	۸	عبدالکریم صاحب۔ ضلع لاہور
	تحریری بیعت	۹	مسماۃ غلام فاطمہ صاحبہ " شاہ پور
		۱۰	ایک صاحب ۔ کشمیر
۴	فضل الٰہی صاحب ریاست اندور	۱۱	فضل الٰہی صاحب۔ ضلع شاہ پور۔

قابل توجہ موصیان حصہ آمد

موصیان حصہ آمد کا سالانہ حساب یکم مئی ۱۹۳۵ء تا اپریل ۱۹۳۶ء معہ بقایا سال حال اور گذشتہ بھیجا جا چکا ہے۔ لہذا بذریعہ اعلان ہذا اطلاع کیا جاتا ہے۔ کہ بموجب ارشاد حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ فیصلہ کیا گیا ہے۔ کہ جو موصی وصیت کا چندہ واجب ہونے کی تاریخ سے چھ ماہ تک ادا نہ کرے گا۔ اور نہ دفتر سے اپنی معذوری بتلا کر مہلت حاصل کرے گا۔ اس کی وصیت انجمن کارپرداز کو منسوخ کر دینے کا کامل اختیار ہوگا۔ اور جس قدر روپیہ وہ وصیت میں ادا کر چکا ہوگا۔ اس کے واپس لینے کا موصی کو حق نہ ہوگا۔ سوائے اس شخص کے جو احمدیت سے مرتد ہو چکا ہو۔ اور آئندہ اس سے جب تک وہ توبہ نہ کرے کسی قسم کا چندہ وصول نہ کیا جائے گا۔

سوائے اس صورت کے کہ وہ اپنی معذوری ثابت کرکے خود اپنی وصیت کی ادائیگی کے لئے انجمن سے مہلت حاصل کر چکا ہو یکم مئی ۱۹۳۶ء تا آخر اکتوبر ۱۹۳۶ء ۶ ماہ کی ادائیگی چندہ کے لئے مہلت دی گئی ہے ؛

مذکورہ بالا میعاد کے اندر اندر ہر ایک موصی اپنا حصہ آمد داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کروا دے۔ ۳۱ اکتوبر کے بعد تمام بقایا داروں کے نام بمراد منسوخی وصیت مجلس کارپرداز میں پیش کر دیئے جائیں گے۔ ماہ جولائی ختم ہونے والا ہے اس لحاظ سے نصف میعاد ختم ہونے والی ہے۔ اس اعلان کو پڑھ کر یا سن کر ہر ایک موصی حصہ آمد بہت جلد اپنا اپنا بقایا حصہ آمد ادا کر دیں ؛

ہر جماعت کے عہدہ داروں کا فرض ہوگا۔ یہ اعلان کو پڑھ کر ہر موصی تک پہنچا دیں۔ مساجد میں بھی اعلان کر دیں۔ اور خطبہ جمعہ میں بھی اعلان مذکور سنا دیں۔ بعد میں کسی موصی کا یہ عذر نہیں سنا جائے گا۔ کہ مجھے اس اعلان کا علم نہ تھا ؛

سکرٹری مجلس کارپرداز قادیان

درخواست ہائے دعاء

(۱) میرے والد ملک نواب الدین صاحب بی اے۔ بی۔ ٹی ہیڈ ماسٹر ہائی سکول جالکے بیمار ہیں۔ احباب دعا کریں صحت کریں۔ خاکسار صلاح الدین (۲) خاکسار کے برادر اکبر چوہدری فضل الٰہی صاحب سب پوسٹماسٹر شجاع آباد کی صحت کچھ عرصہ سے خراب ہے۔ آجکل ان کے بازو پر پھوڑا نکلا ہوا ہے احباب ان کی صحت کے لئے دعا کریں۔ خاکسار عبدالواحد قادیان۔ (۳) برادرم عنایت اللہ خان صاحب (معذور) کی تلاش روزگار میں کامیابی اور ان کے والد صاحب کی صحت کے لئے دعا کریں۔ ملک حبیب حسن فضل قادیان

مبلغین کی جماعت میں داخلہ کے متعلق اعلان

جامعہ احمدیہ کی مبلغین کلاس میں جو مولوی فاضل امیدوار داخل ہونا چاہیں وہ بلا توقف اپنی درخواستیں معہ سفارشات پرنسپل صاحب جامعہ احمدیہ کے دفتر میں پہونچا دیں اور انتخابی

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

الفضل

قادیان دارالامان مورخہ ۸ جمادی الاوّل ۱۳۵۵ھ

مذہب کی تبدیلی اچھوت اقوام کو سیاسی حقوق سے محروم نہیں کر سکتی

اچھوت اقوام کے ذمہ وار لیڈروں نے جب سے ہندوؤں سے کلیۃً نا امید ہو کر یہ اعلان کیا ہے کہ وہ کوئی ایسا مذہب قبول کرنے پر غور کر رہے ہیں۔ جو انہیں انسانیت کا درجہ دینے اور دوسرے انسانوں کے مساوی سمجھنے کا حق دے سکے۔ گو ہندوؤں کے مذہبی حلقوں میں اطمینان کا سانس لیا جا رہا ہے۔ مگر سیاسی ہندوؤں میں ہلچل مچی ہوئی ہے۔ اور وہ انتہائی کوشش کر رہے ہیں۔ کہ نہ تو انہیں کسی رنگ میں اچھوتوں کی اشک شوئی کرنی پڑے۔ اور نہ اچھوت ہندو دھرم سے تعلق قطع کرنے دیں۔ گویا نہ تو وہ اپنے سابقہ بے رحمانہ طریق عمل میں تبدیلی کرنے کے لئے تیار ہیں۔ اور نہ اچھوتوں کو اپنے پنجۂ بے داد سے نکلنے دینا چاہتے ہیں۔

اس مقصد کے حصول کی خاطر ہر قسم کے ہتھکنڈوں سے کام لیتے ہوئے سب سے زیادہ زور حکومت کے اس فیصلہ کے متعلق دیا جا رہا ہے۔ جو گاندھی جی کو موت کے منہ سے بچانے کے لئے اچھوت اقوام کے متعلق کیا گیا تھا۔ اور جو معاہدہ پونا کے نام سے موسوم ہے۔ گاندھی جی نے جب یہ معاہدہ منظور کیا تھا۔ اس وقت تو ہندوؤں نے اس کے متعلق سخت ناراضگی اور ناپسندیدگی کا اظہار کیا تھا۔ اور یہاں تک کہہ دیا تھا۔ کہ گاندھی جی نے اپنی جان بچانے کے لئے اس معاہدہ کے ذریعہ ہندوؤں کے گلے پر چھری پھیر دی ہے۔ لیکن اب یہ خیال کر کے کہ اچھوتوں کو اچھوت بنائے رکھنے میں یہ مؤثر ثابت ہوگا۔ بڑی خوشی اور مسرت کا اظہار کیا جا رہا ہے۔ چنانچہ اخبار "پرتاپ" لکھتا ہے:-

"معاہدہ پونا اچھا ہے یا بُرا۔ اور جن بھی حالات میں کیا گیا ہے۔ اس وقت تو اچھوت ہندوؤں کو ہندو رکھنے کا ایک زبردست ذریعہ ثابت ہو رہا ہے!"

کس طرح ثابت ہو رہا ہے۔ یہ بھی "پرتاپ" ہی کے الفاظ میں سُن لیجئے۔ جو لکھتا ہے:-

"اچھوتوں کو یہ بات اچھی طرح ذہن نشین کر لینی چاہیئے۔ کہ وہ نیا مذہب اختیار کرنا چاہیں۔ تو یہ سمجھ کر کریں۔ کہ انہیں معاہدہ پونا سے دیئے ہوئے حقوق سے محروم ہونا پڑے گا۔ معلوم ہوتا ہے۔ کہ انہیں اس کے متعلق مغالطہ ہے۔ نہ ہوتا تو وہ یہ نہ کہتے۔ کہ نیا مذہب اختیار کر کے بھی ہم اکٹھے رہیں گے۔ اپنی برادری الگ رکھیں گے۔ یہ بے معنی بات ہے۔ کسی نئے مذہب میں جا کر بھی انہوں نے اچھوت ہی رہنا ہے۔ اور وہاں بھی ان کے ساتھ ویسا ہی سلوک کیا جائے گا۔ جیسا کہ ہندو برادری میں کیا جاتا ہے۔ تو انہیں نئے مذہب میں جانے سے کیا حاصل؟"

گویا اچھوت اقوام یا تو یہ سمجھ لیں کہ قیامت تک وہ اچھوت پن کی ذلت اور نکبت سے مخلصی حاصل نہیں کر سکتیں۔ اور اس طرف سے بالکل نا امید ہو کر بیٹھ جائیں۔ یا پھر یہ یقین کر لیں۔ کہ جو تھوڑے بہت سیاسی حقوق انہیں دیئے جا چکے ہیں۔ وہ بھی چھین لئے جائیں گے۔ اور وہ موجودہ حالت سے بھی بدتر حالت کو پہنچ جائیں گی۔ پھر اسی پر بس نہیں کی گئی بلکہ یہاں تک مشہور کر دیا گیا ہے۔ کہ گورنمنٹ نے اچھوتوں کو جتلا دیا ہے۔ کہ اگر وہ اپنا مذہب تبدیل کریں گے۔ تو وہ ان مراعات سے محروم ہو جائیں گے۔ جو ان کو ہندو اچھوت ہونے کی وجہ سے دی گئی تھیں۔

حکومت کی اس قسم کی کارروائی کا سوائے اس کے کوئی مطلب نہیں ہو سکتا کہ وہ ہندوؤں کی آلۂ کار بن کر اچھوتوں کو مجبور کرے۔ کہ وہ ذلت اور نکبت کے گڑھے میں گرے رہیں۔ اور کبھی اس سے نکل نہ سکیں۔ لیکن اچھوت اقوام کے ذمہ وار لیڈر ڈاکٹر امبیدکر نے اس پرچار کی۔ کہ اگر اچھوتوں نے ہندو دھرم کو ترک کر دیا۔ تو وہ معاہدہ پونا میں حاصل شدہ مراعات سے محروم ہو جائیں گے۔ تردید کرتے ہوئے اعلان کیا ہے۔ کہ:-

"یہ ثابت کرنے کے لئے میرے قبضہ میں شہادت ہے۔ کہ یہ کانگرس کی چال ہے۔ اور اس سے مجھے اور میری پارٹی کو آئندہ اقدام کرنے سے خوف زدہ کرنا۔ اور ہندو دھرم میں رہنے کے لئے ہم پر دباؤ ڈالنا مقصود ہے۔"

انہوں نے یہ بھی کہا۔ اگر یہ مان بھی لیا جائے۔ کہ معاہدہ پونا کے تصفیوں میں مذہب کا عنصر بھی شامل ہے۔ تو بھی مذہب کی تبدیلی کسی کو کسی سیاسی حق سے محروم نہیں کر سکتی۔

بات نہایت معقول ہے۔ جب تک حکومت عدل و انصاف کی تمام مقتضیات کو بالائے طاق رکھ کر ہندوؤں کے آگے گھٹنے نہ ٹیک دے۔ اس وقت تک یہ وہم و گمان میں بھی نہیں آسکتا۔ کہ وہ اچھوت اقوام کو مذہب تبدیل کرنے پر ان کے سیاسی حقوق سے محروم کر سکتی ہے۔ حکومت نے اچھوت اقوام کو ان کی تعداد کی وجہ سے جو تھوڑے بہت حقوق دیئے ہیں۔ وہ اس لئے دیئے ہیں۔ کہ اچھوت بھی ہندوستان کے باشندے ہیں۔ اور مدتوں سے ہندوؤں کے ظلم و ستم کا شکار بنے ہوئے ہیں۔ اگر اچھوت اقوام کے نزدیک وہ حقوق ناکافی ہوں۔ اور وہ حق تلفیوں۔ اور ناانصافیوں سے مجبور ہو کر اپنی بہتری کے لئے کوئی اور صورت اختیار کریں۔ تو اس کا یہ مطلب نہیں ہو سکتا۔ کہ حکومت ان کے رستہ میں روڑا بن جائے۔ بلکہ حکومت کا تو فرض ہونا چاہیئے۔ کہ اپنی رعایا کے اس پسماندہ طبقہ کی جہاں تک ممکن ہو۔ حوصلہ افزائی کرے۔

پس یہ ایک بہت بڑا مغالطہ بلکہ دھوکہ ہے۔ جو اچھوت اقوام کو دیا جا رہا ہے۔ کہ مذہب تبدیل کرنے کی صورت میں وہ موجودہ سیاسی حقوق سے محروم کر دی جائیں گی۔ حقیقت یہ ہے کہ ہندو اچھوت اقوام کی بہت بڑی تعداد کی وجہ سے بہت سی مراعات حاصل کئے ہوئے ہیں۔ اور ان حقوق کا نہایت قلیل حصہ اچھوتوں کو بمشکل حکومت دلانے کی کوشش کر رہی ہے۔ لیکن جب اچھوت کوئی اور مذہب قبول کر کے ہندوؤں سے علیحدہ ہو جائیں گے۔ تو ہندوؤں کو یقیناً ان مراعات سے دست بردار ہونا پڑے گا۔ جن پر اچھوت اقوام کی وجہ سے وہ قابض ہیں۔ اور وہ حقوق اچھوت اقوام اپنے ساتھ ہی وہاں لے جائیں گی۔ جہاں وہ خود جائیں گی۔ اور اگر وہ اسلام قبول کریں۔ تو ہم دعوے کے ساتھ کہتے ہیں۔ کہ مسلمان نہ صرف ان کے سابقہ حقوق کو بحال رکھیں گے۔ بلکہ حُسنِ سلوک کا ایسا نمونہ دکھائیں گے۔ جس کی مثال دوسری جگہ ملنی محال ہے۔ تھوڑے ہی عرصہ کا واقعہ ہے۔ کہ مسٹر گابا کو محض اس لئے مسلمانانِ پنجاب نے اسمبلی میں اپنا نمائندہ منتخب کیا۔ کہ وہ ایک نومسلم نوجوان ہے۔ اور خود ہندوؤں نے تسلیم کیا۔ کہ مسٹر گابا ہندو رہنے کی حالت میں اسمبلی کا ممبر منتخب ہونے کا خیال بھی دل میں نہ لا سکتا تھا۔ پس اچھوت اقوام کی دُنیا اور آخرت کی بہتری اسی میں ہے۔ کہ وہ اسلام قبول کر کے مسلمانوں

حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ اور آزادیٔ اقوام

اخبار ”احسان“ کے اعتراضات کے جواب

نبیوں کی قائم کردہ انسانی آزادی کی حقیقت

از جناب ابوالعطاء مولوی اللہ دتا صاحب جالندھری سابق مبلغ بلاد عربیہ

۱

گزشتہ دنوں اخبار ”احسان“ لاہور نے سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا ایک فقرہ ”انبیاء ہمیشہ دنیا سے غلامی کو دور کرنے آتے ہیں“ بار بار اور متواتر شائع کیا۔ اس کے بالمقابل سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعض عبارتوں کے اقتباسات پیش کرکے یہ دکھانے کی کوشش کی ہے کہ آپ آزادی کے قیام کی بجائے غلامی کو برقرار رکھنے بلکہ مضبوط کرنے آئے تھے۔ اخبار احسان کو ان اعلانات پر ناز ہے۔ اور وہ سمجھتا ہے کہ ان کے ذریعہ مخلوقِ خدا کے ایک حصہ کو وہ دھوکہ دے سکتا ہے اسلئے ہم چاہتے ہیں۔ کہ اس کے غلط استدلال کو نمایاں کرنے اور اس کے اعتراضات کو رد کرنے کے لئے تفصیلی طور پر چند مقالات سپرد قلم کریں:۔

انبیاء آزادی کا پیغام لاتے ہیں

یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ انسان آزادی کیلئے نہیں بلکہ غلامی کے لئے پیدا کیا گیا ہے۔ مگر وہ غلامی مخلوق کی نہیں بلکہ خالق کی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ وما خلقت الجن والانس الا لیعبدون۔ لیکن جب انسان آستانہ الہٰی کو چھوڑ کر دوسروں کی غلامی اختیار کر لیتا ہے دیگر مخلوقات کی عبادت شروع کر دیتا ہے۔ یا بعض مرئی یا غیر مرئی طاغوتی طاقتیں اسکو خدا تعالیٰ کی عبادت سے روک کر اپنی پرستش پر مجبور کر دیتی ہیں۔ تو وہ خدا جو زمین پر نہیں۔ بلکہ انسانی قلوب پر اپنی حکومت قائم کرنا چاہتا ہے۔ کیونکہ اس نے سب کائنات کو انسان کی خاطر پیدا کیا۔ لیکن انسان کو اپنی صفات کی تجلی گاہ بنایا۔ ایسے انسانوں کو مبعوث فرماتا ہے۔ جو ان کی غلامی کی زنجیروں کو کاٹ کر رکھ دیتے ہیں۔ اور ان اغلال وقیود سے انسان کو آزادی بخشتے ہیں۔ ہاں وہ دنیا کے لئے حریت و آزادی کا پیغام لاتے ہیں۔ اور وہ مردوں کے لئے آبحیات بن کر آتے ہیں۔ وہ ایک بارش ہوتے ہیں۔ جس کے نزول پر زمین کی روئیدگی سر نکالتی اور خشک سالی کے ناگوار اثرات دور ہونے شروع ہو جاتے ہیں بلاشبہ انبیاء آزادی کا پیغام لاتے ہیں۔ ان کی بعثت پر خدا کے جنود اور شیطانی لشکروں میں ایک جنگ برپا ہوتی ہے۔ جس میں انجامکار فتح انبیاء کے نام لکھی جاتی ہے۔ اور شیطانی گروہ کو ہزیمت ہوتی ہے۔ جس کے نتیجہ میں شیطان کے بندھن کٹ جاتے ہیں۔ اور ان انسانوں کی روحیں از سر نو خدا تعالیٰ کے عشق میں سرشار اور اس کی محبت کی مے سے مخمور ہو جاتی ہیں:۔

خدا تعالیٰ کی غلامی میں حقیقی آزادی ہے

انبیاء کی قائم کردہ آزادی درحقیقت اللہ تعالیٰ کی غلامی ہے۔ اور دراصل یہ غلامی ہی ہر قسم کی آزادی کی کلید ہے۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کو مخاطب کرکے فرمایا ؎

اس جہاں میں خواہشِ آزادگی بے سود ہے
اک تری قیدِ محبت ہے جو کردے رستگار

انسان روح اور جسم سے مرکب ہے۔ اور روح جسمانی سفینہ کا ناخدا اور جسم کا محرک ہے جسم ایک فانی چیز ہے۔ لیکن روح کو اللہ تعالیٰ نے بقاء اور خلود بخشا ہے۔ جسم بلاشبہ قابلِ اعتنا ہے۔ لیکن روح اس سے کہیں زیادہ توجہ کے قابل ہے۔ روح کے تاثرات جسم پر بلاواسطہ اور فوراً اثر انداز ہوتے ہیں۔ اگر ہمارے اجسام آزاد ہوں لیکن روح شہوات اور شیطان کی غلام ہو۔ نفس اور بد عادات کی غلام ہو۔ تو کیا جسم کی آزادی آزادی کہلانے کی مستحق ہے؟ اگر روح کی قوتوں اور اسکی استعدادوں کو نشوونما پانے کے لئے آزادی نہ ہو۔ تو جسم کی آزادی سے کیا فائدہ! بلکہ اگر غور کیا جائے تو صاف معلوم ہوگا۔ کہ قوموں میں اخلاقِ فاضلہ اور روحانی صفات کے استحکام کے بغیر جسمانی آزادی ان کے لئے اور غیروں کے لئے ہمیشہ مہلک اور ضرر رساں ثابت ہوئی ہے۔

انبیاء کے ذریعہ ابدی بادشاہت حاصل ہوتی ہے

اللہ تعالیٰ کے انبیاء فانی حکومت نہیں بلکہ ابدی حکومت کے نمائندے ہوتے ہیں۔ اسی لئے ان کی پہلی اور بلاواسطہ جدوجہد روحانی آزادی کے لئے ہوتی ہے۔ قوم کی بگڑی ہوئی ذہنیت کو درست کرنا ان کا اہم ترین کارنامہ ہوتا ہے۔ اور ان کے نزدیک اخلاقِ حسنہ کو پختہ طور پر پیدا کرنا ان کا اولین فرض۔ میری مراد اس سے ہرگز یہ نہیں کہ انبیاء علیہم السلام جسمانی آزادی کے لئے کوشش نہیں کرتے۔ یا کوشش کرنا جائز نہیں سمجھتے بلکہ میرا مطلب یہ ہے کہ ان کا مقصد اس آزادی سے بلند بالا ہوتا ہے اور وہ دنیا یا اپنی قوم کو ان باتوں کی طرف بلاتے ہیں جن کی پیروی انہیں ابدی بادشاہت کا وارث بنا دیتی ہے۔ اور ناممکن ہے کہ کوئی قوم بحیثیت قوم آسمانی بادشاہت کی میراث کے حاصل کرنے کے اخلاق تو پیدا کرے۔ لیکن زمین کی عارضی حکومت ان کو نہ دی جائے۔ یہ زمینی بادشاہت تو اس حقیقی بادشاہت کا ایک ظل ہے۔ اور ظل اپنے اصل سے جدا نہیں رہ سکتا۔ پس جلد یا بدیر انبیاء کی جماعتوں کو حکومت کی باگ ڈور سپرد کی جاتی ہے۔ لیکن میں یہ کہہ رہا ہوں۔ کہ یہ ان کا اصل مقصد نہیں ہوتا بلکہ بالتبع حاصل ہو جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں تمام نبیوں کی بعثت کی غرض وغائت یہ بیان فرمائی ہے ولقد بعثنا فی کل امۃ رسولا ان اعبدوا اللہ واجتنبوا الطاغوت کہ وہ دنیا کو اللہ تعالیٰ کی غلامی کے اختیار کرنے اور شیطان کی غلامی سے نجات حاصل کرنیکی تلقین کرتے رہے ہیں:۔

ایمان لانے کے بعد جسمانی ماتحتی

اس اصل کے مطابق ہو سکتا ہے۔ کہ ایک انسان ایمان لا کر بھی کچھ عرصہ کے لئے جسمانی طور پر کسی غیر کے ماتحت رہے۔ مگر اسے روحانی آزادی اسی وقت حاصل ہو جاتی ہے جب وہ ایمان لاتا ہے۔ حضرت بلال رضؓ حضرت یاسرؓ اور دیگر غلام کہلانیوالے مسلمانوں کی روحیں تو اسی وقت سے آزاد ہو گئیں۔ جب انہوں نے سرورِ کائنات حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ میں ہاتھ دیا۔ اور اسلام قبول کیا۔ مگر اس کا انکار نہیں کیا جاسکتا۔ کہ ان بزرگوں کی جسمانی غلامی مٹنے کا وہ دن نہ تھا۔ بلکہ اس کے لئے سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ، یا دیگر مخیر صحابہؓ کے دراہم ودنانیر کی ضرورت تھی۔ پھر وہ صحابہ جنکو اہلِ مکہ کے مظالم سے تنگ آکر ہمارے سید و مولے حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے حبشہ کے عیسائی بادشاہ نجاشی کے ماتحت رہنے کی تلقین فرمائی۔ وہ غلام نہ تھے۔ بلکہ آزاد تھے۔ لیکن وہ اس بادشاہ کے قانون کی اطاعت کرتے تھے۔ سیدنا حضرت یوسف علیہ السلام قرآن مجید کی نص صریح کے مطابق فرعون مصر کے قانون کے پابند تھے۔ مگر آپ غلام نہ تھے۔ حضرت مسیح علیہ السلام رومانی حکومت کے ماتحت تھے اس کے قانون پر چلتے تھے۔ بلکہ دوسروں کو بھی ایسا کرنے کے لئے کہتے تھے۔ اور ساری عمر آپکی یہی حالت رہی۔ مگر کون کہہ سکتا ہے۔ کہ خدا کے برگزیدہ بندے سیدنا حضرت عیسیٰ علیہ السلام آزاد نہیں بلکہ غلام تھے:۔

ہم دور کیوں جائیں خود ہمارے آقا اور سردارِ دوجہاں حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے معمولی اجرت پر قریش مکہ کی بکریاں چرائیں۔ اور متواتر تیرہ برس تک کفار کے مظالم برداشت کرتے رہے اور پھر بھی تلوار نہ اٹھائی۔ بلکہ اپنے وطن کو چھوڑ کر ہجرت کر گئے۔ مگر کیا کوئی کہہ سکتا ہے کہ آپ اس سارے عرصہ میں آزادی کے دلدادہ اور پیغامِ حریت لانیوالے رسول نہ تھے یقیناً یہ تمام مقدس آزاد تھے غلام نہ تھے۔ وہ صرف ایک خدا کے آستانہ پر سربسجود تھے۔ پس ضروری نہیں کہ انبیاء اور انکی جماعتوں کو فوراً جسمانی ماتحتی سے بھی آزادی حاصل ہو جائے۔ بلکہ اس کے لئے ایک وقت مقرر ہوتا ہے

سیدنا حضرت عیسیٰ علیہ السلام آزادی کا پیغام لے کر آئے تھے۔ مگر ان کے ماننے والے تقریباً تین سو برس تک ظلم و ستم کا شکار بنتے رہے۔ اور انہیں اس عرصہ میں کسی خطۂ زمین کی بھی حکومت نصیب نہ ہوئی۔ سوائے چند نبیوں کے باقی اپنی زندگی میں برسراقتدار نہ آسکے۔ بلکہ بعض کی تو جماعتوں کو بھی لمبی جد و جہد کے بعد دنیاوی سیاست نصیب ہوئی۔

نبی کی جماعت کو کب دُنیاوی غلبہ حاصل ہوتا ہے

نبی دراصل روحانی آزادی کے لئے آتا ہے۔ لیکن جب ظالم و جابر حکومتیں اپنی جسمانی طاقت کے بل پر اس مقصد میں رخنہ انداز ہوتی ہیں۔ اور نبی یا اس کے متبعین کو مذہبی آزادی سے محروم کرنا چاہتی ہیں۔ اور ان کی روحانی زندگی کو موت سے بدلنے کی کوشش کرتی ہیں۔ تب خدائے غیور ان حکومتوں کو ریزہ ریزہ اور ان کے شیشۂ غرور کو چکنا چور کرنے کے سامان پیدا کر دیتا ہے۔ اور ان کی جگہ حکومت کے قابل یعنی اس نبی کی امت کو کھڑا کر دیتا ہے۔

دیکھئے۔ سیدنا حضرت موسیٰ علیہ السلام فرعون سے بنی اسرائیل کے جانے کی اجازت مانگتے ہیں۔ وہ فرعون کے تخت و تاج سے کچھ سروکار نہیں رکھتے۔ لیکن جب بنو اسرائیل روانہ ہو جاتے ہیں تو فرعون اپنے لاؤ لشکر سمیت ان کے تعاقب میں نکلتا ہے۔ تا کہ ان کا خاتمہ کر دے۔ اس وقت اللہ تعالیٰ نے فرعون کا تخت کو الٹنے کا سامان پیدا کر دیا۔ اور وہ اپنے سرداروں سمیت غرقِ آب ہو گیا لیکن چونکہ بعد ازاں بنی اسرائیل نے روحانی آزادی سے مونہہ پھیر کر بچھڑے کی عبادت شروع کر دی۔ اور حضرت موسےٰ علیہ السلام کے احکام کی اطاعت سے سرتابی کی۔ نتیجہ یہ ہوا۔ کہ وہ چالیس برس تک حکومت سے محروم کر دیئے گئے۔ جنگلوں میں حیران و سرگردان پھرتے رہے۔

تاریخ انبیاء میں ہمارے اس بیان پر بیسیوں شواہد ہیں۔ کہ درحقیقت نبی کی بعثت کی غرض روحانی آزادی کا قیام ہے۔ اور جسمانی آزادی اس کے تابع ہوتی ہے۔ ہاں اگر جسمانی حکومت کے ذمہ وار روحانی آزادی سے متصادم ہوں۔ تو جلد تر ان کا غرور باطل کر دیا جاتا ہے۔ قرآن مجید بطور ایک قانون کے فرماتا ہے:۔

قُلِ اللّٰھُمَّ مٰلِکَ الْمُلْکِ تُؤْتِی الْمُلْکَ مَنْ تَشَآءُ وَ تَنْزِعُ الْمُلْکَ مِمَّنْ تَشَآءُ وَ تُعِزُّ مَنْ تَشَآءُ وَ تُذِلُّ مَنْ تَشَآءُ بِیَدِکَ الْخَیْرُ اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ (آل عمران ۲۶)۔

اے مسلمان تو کہہ۔ اے خدا بادشاہتوں کے مالک خدا۔ تو جس کو چاہتا ہے حکومت دیتا ہے۔ اور جس سے چاہتا ہے حکومت چھین لیتا ہے۔ جسے چاہتا ہے عزت دیتا ہے۔ اور جسے چاہے ذلت نصیب کرتا ہے۔ تیرے ہاتھ میں تو بھلائی ہی بھلائی ہے۔ اور تو ہر چیز پر قادر ہے۔

اس آیت میں اللہ تعالےٰ نے یہی سبق دیا ہے۔ کہ زمین کی حکومت کا دینا یا چھیننا۔ یہ اللہ تعالےٰ کا کام ہے۔ وہ تمہارے لئے بہتری چاہتا ہے۔ پس جب تم اس کے اہل بن جاؤ گے۔ اور پہلے لوگ ناکارہ ثابت ہونگے۔ ظلم و تعدی کو اپنا شیوہ بنالیں گے۔ تو ان کی بجائے تم کو حکمران بنا دیا جائے گا۔ گویا اس ظاہری حکومت کو بھی اللہ کا ایک فضل سمجھو۔ ہاں تم اپنے آپ کو صالح۔ اور حکمرانی کے قابل بنا دو۔ تو زمینی حکومت بھی تمہارے سپرد کر دی جائے گی۔

خلاصۂ کلام یہ کہ انبیاء روحانی آزادی کا پیغام لاتے ہیں۔ وہ قوموں کی جسمانی آزادی کے لئے بھی راستہ پیش کرتے ہیں اور ان کے ماننے والے فوراً یا بتدریج ان تمام نعمتوں سے مالا مال ہوتے ہیں لیکن یہ ضروری نہیں۔ کہ ہر نبی کے اتباع کو روحانی آزادی کے ساتھ ہی جسمانی آزادی بھی مل جائے۔ یا جسمانی ماتحتی سے آزادی بھی فوراً حاصل ہو جائے۔ خدا تعالےٰ جس کو اور جب چاہتا ہے۔ غلبہ دیتا ہے۔ اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔

خطرہ پہلے سے زیادہ ہو گیا۔

حکومت کی طرف سے بھی اور احرار کی طرف سے بھی

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے ایک خطبہ جمعہ میں فرمایا:۔

"یاد رکھو! خدا کے سلسلہ کی ہتک کی گئی ہے۔ تمہارا فرض ہے۔ کہ جان اور مال اور عزت و آبرو سب کو قربان کر کے اسے قائم کرو۔ اور میں مخلصین جماعت سے امید رکھتا ہوں۔ کہ وہ ایسا ہی کریں گے"۔ "اب بھی خطرہ کم نہیں ہوا۔ صرف اس نے شکل بدل لی ہے۔ ورنہ خطرہ پہلے سے بڑھ گیا ہے۔ میں اس کی کیفیات میں نہیں پڑ سکتا۔ مگر یہ کہے بغیر بھی نہیں رہ سکتا۔ کہ خطرہ پہلے سے زیادہ ہو گیا ہے۔ حکومت کی طرف سے بھی اور احرار کی طرف سے بھی"۔

حضور کے اس ارشاد کی تعمیل میں احمدیت اور اسلام کا وقار قائم کرنے کے لئے اپنی مرضی اور خوشی سے جن احباب نے مالی تحریک جدید کے متعلق اپنا وعدہ حضور کے پیش کیا۔ مگر ابھی تک پورا نہیں کیا۔ ان سے گزارش ہے۔ کہ آپ غور کریں۔ اور سوچیں کہ اب عہد کے پورا کرنے میں کونسا وقت رہ گیا ہے۔ جبکہ آپ نے یہ آٹھ ماہ کا عرصہ غفلت اور سستی میں گزار دیا ہے۔ تو اب بیدار ہو جائیں۔ جس قدر وعدے میں سے آپ اس وقت رقم ادا کر سکتے ہیں۔ فوراً ادا کر دیں۔ اور باقی کے لئے ایسا ماحول پیدا کریں۔ کہ وقت سے پہلے ادا کر کے حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی دعا اور خوشنودی حاصل کر سکیں۔ ایسا نہ ہو کہ باقی وقت بھی غفلت میں گزر جائے اور بعد از وقت جب آپ دینا چاہیں۔ تو اس وقت قبول نہ کیا جائے۔ جیسا کہ حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز فرما چکے ہیں:۔

"یاد رکھو یہ غفلت اور سستی کا زمانہ نہیں۔ یہ خیال مت کرو۔ کہ آج نہیں۔ کل ثواب کا موقعہ مل جائے گا۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیشگوئی ہے۔ کہ ایک ایسا زمانہ آئے گا۔ جب توبہ قبول نہ کی جائے گی۔ اور یہ مسیح موعود کے ہی زمانہ کا وقت ہے۔ پس ڈرو اس دن سے۔ کہ جب تم کہو۔ کہ ہم مال اور جان دینا چاہتے ہیں مگر جواب ملے۔ کہ اب قبول نہیں کیا جا سکتا۔

پس آپ اپنا وعدہ چندۂ تحریک جدید جلد پورا کریں۔ اور اگر آپ کے راستہ میں مشکلات ہیں۔ تو یاد رکھیں۔ کہ اوروں کے راستہ میں بھی مشکلات ہیں۔ مگر وہ قربانی سے نہیں ڈرے۔ بلکہ اور قربانی کرنے کو تیار ہو گئے"۔ "اگر آپ سمجھتے ہیں۔ کہ میں مجبور ہوں۔ اور مشکلات میں گھرا ہوا ہوں۔ تو سمجھنا چاہیئے۔ کہ کامیابی بغیر مشکلات برداشت کئے حاصل نہیں ہوا کرتی۔ اور اللہ تعالےٰ کی نصرت بھی تکلیفوں کے بعد آتی ہے"۔

گزشتہ ایام میں چندہ تحریک جدید کا وعدہ کرنے والی جماعتوں۔ اور افراد کی ایسی فہرست حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی خدمت میں پیش ہوئی تھی۔ جس میں ہر جماعت۔ اور افراد کا وعدہ اور وصولی دکھلائی گئی تھی۔ چاہیئے۔ کہ جس وقت دوبارہ یہ فہرست حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کے سامنے پیش ہو۔ تو آپ کا وعدہ نہ صرف سو فیصدی پورا ہو چکا ہو۔ بلکہ آپ نے اپنے وعدہ میں اضافہ کر کے ادا کیا ہو۔

آپ کے اخلاص سے امید ہے۔ کہ چندہ تحریک جدید کا وعدہ سو فیصدی جلد سے جلد پورا کر کے ثواب حاصل کریں گے۔

(فنانشل سکرٹری تحریک جدید)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کلام میں کوئی تناقض نہیں

مخالفین جماعت احمدیہ کے ایک مایہ ناز اعتراض کا جواب

از جناب ملک عبدالرحمٰن صاحب خادم۔ بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی۔ گجرات

معاندین احمدیت نے بھی مخالفین انبیاء گذشتہ کی عادت قدیمہ کی اتباع میں جن تنکوں کا سہارا لیا ہے۔ ان میں سے ایک تنکا وہ مزعومہ اور موہومہ "تناقضات" ہیں جن کا وجود حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کلام میں ثابت کرنے کی ناکام کوشش کی جاتی ہے۔ اس مسئلہ پر اصولی بحث تو چونکہ خاکسار نے اپنی کتاب تبلیغی پاکٹ بک ایڈیشن پنجم میں کی ہے۔ اس لئے اس جگہ اس کے تکرار کی ضرورت نہیں۔

ایک اعتراض

اس موقعہ پر مخالفین احمدیت کے پیشکردہ ایک تناقض کی حقیقت کو واضح کرنا مقصود ہے۔ جس پر ان کی طرف سے حد سے زیادہ زور دیا جارہا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی کتاب ایام الصلح اردو کے صفحہ ۱۴۷ پر تحریر فرمایا ہے کہ "کوئی ثابت نہیں کرسکتا کہ کسی شخص سے میں نے قرآن حدیث یا تفسیر کا ایک سبق بھی پڑھا ہے" لیکن دوسری جگہ کتاب البریہ صفحہ ۱۴۹ پر رقم فرماتے ہیں۔ کہ

"جب میں چھ سات سال کا تھا تو ایک فارسی خوان معلم میرے لئے نوکر رکھا گیا۔ جس سے میں نے قرآن کریم پڑھا۔" (ملخصاً)

اعتراض یہ ہے کہ ان دونوں عبارتوں میں تناقض ہے۔ اول الذکر میں کسی شخص سے قرآن کریم پڑھنے کی نفی کی گئی ہے۔ مگر موخر الذکر میں ایک شخص سے قرآن کریم پڑھنے کا اثبات ہے۔

جواب

اس کے متعلق گزارش یہ ہے کہ اعتراض کرتے وقت علماء بنی اسرائیل کے نقش قدم پر چلتے ہوئے ازراہ تحریف ایام الصلح ۱۴۷ کی نصف عبارت پیش کی جاتی ہے۔ اب اصل حقیقت کو واضح کرنے کے لئے عبارت متنازعہ کا مکمل فقرہ درج ذیل کیا جاتا ہے۔

"سو آنے والے کا نام جو "مہدی" رکھا گیا۔ تو اس میں یہی اشارہ ہے کہ وہ آنے والا علم دین خدا سے ہی حاصل کرے گا۔ اور قرآن اور حدیث میں کسی استاد کا شاگرد نہیں ہوگا۔ میں حلفاً کہہ سکتا ہوں کہ میرا حال یہی ہے۔ کوئی ثابت نہیں کرسکتا کہ کسی شخص سے میں نے قرآن، حدیث یا تفسیر کا ایک سبق بھی پڑھا ہے۔ پس یہی مہدویت ہے جو نبوت محمدیہ کے منہاج پر مجھے حاصل ہوئی ہے۔ اور اسرار دین بلاواسطہ میرے پر کھولے گئے" (ایام الصلح ص۱۴۷)

معترض کی پیشکردہ عبارت کے سباق میں "علم دین" اور سیاق میں "اسرار دین" کے الفاظ صاف طور پر مذکور ہیں۔ جن سے ہر اہل انصاف پر یہ بات روز روشن کی طرح واضح ہو جاتی ہے۔ کہ اس عبارت میں قرآن کریم کے ناظرہ پڑھنے کا سوال نہیں بلکہ اس کے معانی و مطالب۔ حقائق و معارف کے سیکھنے کا سوال ہے۔ اور عبارت کا مطلب یہ ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے آنے والے موعود کا نام جو مہدی رکھا تو وہ اس لحاظ سے کہ وہ علوم و اسرار دین کسی انسان سے نہیں سیکھے گا۔ گویا حقائق و معارف قرآن مجید میں اس کا کوئی استاد نہیں ہوگا۔ چنانچہ حضور فرماتے ہیں۔ کہ اس لحاظ سے میرا بھی کوئی استاد نہیں۔ جس سے میں نے "علم دین" یا "اسرار دین" کی تعلیم پائی ہو۔ اور ظاہر ہے کہ قرآن مجید کے الفاظ کا بلا ترجمہ و تشریح کسی شخص سے پڑھنا علم و اسرار دین سیکھنے کے مترادف نہیں ہے۔ کیونکہ "الفاظ قرآن" اور "علم قرآن" میں خود قرآن مجید نے فرق کیا ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

هُوَ الَّذِيْ بَعَثَ فِي الْاُمِّيّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ وَيُزَكِّيْهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ۔ (الجمعہ ع۱)

کہ رسول عربی صلے اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے مبعوث فرمایا ہے۔ آپ لوگوں کے سامنے اللہ تعالیٰ کی آیات (یعنی الفاظ قرآن) پڑھتے۔ ان کا تزکیہ نفس کرتے۔ اور ان کو کتاب (یعنی قرآن مجید) اور حکمت کا "علم" بھی دیتے ہیں۔

اس آیت میں يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ کے الفاظ میں "الفاظ قرآن" کا ذکر فرمایا ہے۔ اور يُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ فرما کر قرآن مجید کے مطالب و معانی اور حقائق و معارف کا تذکرہ فرمایا ہے۔ پس مندرجہ بالا آیت سے صاف طور پر ثابت ہوگیا۔ کہ صرف "الفاظ قرآن" کا پڑھنا "علم قرآن" حاصل کرنا نہیں ہے۔ یا یوں کہو کہ الفاظ قرآن کے کسی شخص سے پڑھنے کا مطلب یہ نہیں ہوتا کہ علم دین بھی اس شخص سے حاصل کیا گیا۔

دوسری عبارت جو معترضین کتاب البریہ صفحہ ۱۴۹ سے پیش کرتے ہیں۔ اس میں صرف اس قدر ذکر ہے۔ کہ چھ برس کی عمر میں ایک استاد سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے قرآن مجید پڑھا۔ اس میں یہ ذکر نہیں ہے۔ کہ حضور نے "علم دین" یا "اسرار دین" یا قرآن مجید کے حقائق و معارف یا معانی و مطالب کسی شخص سے پڑھے ہیں تا یہ خیال ہوسکے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دونوں عبارتوں میں تناقض ہے۔ ہمارا دعوےٰ ہے کہ کتاب البریہ کی عبارت میں چھ برس کی عمر میں ایک استاد سے قرآن مجید ناظرہ پڑھنے کا ذکر ہے۔ اور ایام الصلح صفحہ ۱۴۷ کی عبارت میں کسی شخص سے قرآن مجید کے مطالب و معارف سیکھنے کی نفی کی گئی ہے۔ گویا جس چیز کی نفی ہے وہ اور ہے اور دوسری جگہ جس چیز کا اثبات ہے وہ اور ہے۔

ایک شبہ اور اس کا ازالہ

ممکن ہے کوئی معترض یہ کہے کہ سیاق وسباق دیکھنے کی کیا ضرورت ہے۔ دونوں عبارتوں میں قرآن مجید ہی کا لفظ استعمال ہوا ہے۔ ہم تو دونوں جگہ اس کے ایک ہی معنے لیں گے۔ اس شبہ کا جواب یہ ہے کہ یہ بالکل ممکن ہے۔ کہ ایک جگہ ایک لفظ بول کر اس کی نفی ہو۔ اور دوسری جگہ اسی لفظ کا استعمال کرکے اس کا اثبات کیا گیا ہو۔ مگر اس کے باوجود مفہوم اس لفظ کا دونوں جگہ مختلف ہو۔ بغرض تشریح دو مثالیں لکھتا ہوں۔

ایک مثال

(۱) قرآن مجید کی رو سے بحالت روزہ بیوی سے مباشرت ممنوع ہے۔ مگر بخاری مسلم اور مشکوٰۃ تینوں میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی مندرجہ ذیل روائت درج ہے۔ عن عائشة رضي الله عنها قالت كان النبي صلى الله عليه وسلم يقبّل ويباشر وهو صائم وكان املككم لاربه (بخاری جلد اکتاب الصوم و مشکوٰۃ ص۱۷۶ طبع اصح المطابع باب تنزیہ الصوم) کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روائت ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم روزہ میں اپنی ازواج کے بوسے لیا کرتے تھے۔ اور ان سے مباشرت کرتے تھے۔ اس حالت میں کہ آپ کا روزہ ہوتا تھا۔ مگر آپ اپنی خواہش پر تم سب سے زیادہ قابو رکھتے تھے۔

اب کیا قرآن مجید کے حکم لا تباشروھن کو مندرجہ بالا روایت کے الفاظ یباشر وھو صائم کے بالمقابل رکھ کر کوئی ایماندار شخص یہ کہنے کی جرأت کرسکتا ہے۔

کہ دونوں جگہ ایک ہی چیز کی نفی اور ایک ہی چیز کا اثبات کیا گیا ہے۔ ظاہر ہے کہ حدیث مندرجہ بالا میں "مباشرت" سے مراد مجامعت نہیں بلکہ محض عورت کے قریب ہونا ہے۔ اور اس پر قرینہ اسی روایت کا اگلا جملہ وکان املکم لاربہ ہے۔

لیکن اسکے برعکس قرآن مجید میں جہاں لفظ مباشرت آیا ہے وہاں اس سے مراد "مجامعت" ہے۔ پس گو دونوں جگہ لفظ ایک ہی استعمال ہوا ہے۔ مگر اس کا مفہوم دونوں جگہ مختلف ہے۔ اور سیاق وسباق عبارت سے ہمارے لئے اس فرق کا سمجھنا نہایت آسان ہے۔

دوسری مثال

دوسری مثال قرآن مجید ہی میں سے ایک جگہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ ماضل صاحبکم وماغویٰ (سورۃ النجم ع ۱) کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم "ضال" نہیں ہوئے۔ اور نہ راہ راست سے بھٹکے۔ لیکن دوسری جگہ فرمایا۔ الم یجدک ضالاً فھدیٰ (سورۃ الضحیٰ ع ۱) کہ اے رسول! ہم نے آپ کو "ضال" پایا اور آپ کو ہدایت دی دونوں جگہ "ضال" ہی کا لفظ استعمال ہوا ہے۔ ایک جگہ اس کی "نفی" کی گئی ہے۔ مگر دوسری جگہ اس کا اثبات ہے کیا کوئی ایماندار کہہ سکتا ہے کہ ان دونوں عبارتوں میں تناقض ہے ہرگز نہیں۔ کیونکہ ہر اہل علم دونوں عبارتوں کے سیاق وسباق سے سمجھ سکتا ہے کہ دونوں جگہ لفظ "ضال" ایک معنیٰ میں استعمال نہیں ہوا۔ بلکہ دونوں جگہ اس کا مفہوم مختلف ہے۔ ایک جگہ اگر "گمراہ" مراد ہے اور اس کی نفی ہے۔ تو دوسری جگہ تلاش کرنے والا قرار دینا مقصود ہے۔ اور اس امر کا اثبات ہے۔ پس ہمارے مخالفین کا یہ کہہ کر جان چھڑانے کی کوشش کرنا کہ "لفظ دونوں جگہ ایک ہی ہے۔ سیاق وسباق عبارت دیکھنے کی کیا ضرورت ہے" حد درجہ کی ناانصافی ہے۔

قرآن کریم کا ترجمہ حضرت مسیح موعود نے کسی سے نہیں پڑھا

ہم معترض کی پیش کردہ دونوں عبارتوں پر ان کے سیاق وسباق کے لحاظ سے غور کرتے ہیں۔ تو صاف طور پر معلوم ہوتا ہے۔ کہ کتاب البریہ کی عبارت میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یہ ذکر فرمایا ہے کہ میری چھ سات سال کی عمر میں میرے والد صاحب نے میرے لئے ایک استاد مقرر کیا جن سے میں نے قرآن مجید پڑھا۔ اب ہر عقلمند انسان بآسانی سمجھ سکتا ہے کہ چھ سات کے عرصہ میں بچہ قرآن مجید کے معانی ومطالب اور حقائق ومعارف سمجھنے کی اہلیت ہی نہیں رکھتا۔ پس یہ امر تسلیم ہی نہیں کیا جاسکتا۔ کہ حضرت کے والد بزرگوار نے چھ سات سال کی عمر کے بچہ کو معارف قرآنیہ سکھانے کے لئے ایک استاد مقرر کیا ہو۔ پس اس عبارت میں چھ سات سال کی عمر کا ذکر ہی اس امر کا کافی ثبوت ہے کہ حضور نے اس حوالہ میں قرآن مجید کے مجرد الفاظ کا استاد سے پڑھنا تسلیم فرمایا ہے مگر حضور کی کسی تحریر سے یہ ثابت نہیں کہ قرآن مجید کا ترجمہ یا قرآنی مطالب بھی حضور نے خدا کے سوا کسی استاد سے پڑھے ہوں۔ اس کے بالمقابل معترض کی پیش کردہ عبارت از ایام الصلح میں حضرت نے صاف لفظوں میں یہ فرمایا ہے۔ "علم دین" اور "اسرار دین" کے لحاظ سے قرآن مجید کسی سے نہیں پڑھا۔ اور یہ حقیقت ہے۔ جس کی نفی کسی دوسری عبارت میں نہیں کی گئی۔

اس امر کے ثبوت میں کہ ایام الصلح کی عبارت میں قرآن مجید کے الفاظ کا ذکر نہیں۔ بلکہ قرآن مجید کے معانی ومطالب کے کسی انسان سے سیکھنے کی نفی ہے ہم ایام الصلح کی عبارت کا سیاق وسباق اور اس کا مضمون دیکھتے ہیں۔ ایام الصلح کے دیکھنے سے معلوم ہوگا۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اس موقعہ پر اپنے دعویٰ مہدویت کی صداقت کے دلائل کے ضمن میں ایک دلیل ان الفاظ میں بیان کرتے ہیں۔

"آنے والے کا نام جو مہدی رکھا گیا اس میں یہی اشارہ ہے کہ وہ آنے والا علم دین خدا سے ہی حاصل کرے گا اور قرآن وحدیث میں کسی استاد کا شاگرد نہیں ہوگا میں حلفاً کہہ سکتا ہوں کہ میرا یہی حال ہے کوئی ثابت نہیں کرسکتا کہ کسی شخص سے میں نے قرآن وحدیث یا تفسیر کا ایک سبق بھی پڑھا ہے پس یہی مہدویت ہے جو نبوت محمدیہ کے منہاج پر مجھے حاصل ہوئی ہے۔ اور اسرار دین بلاواسطہ میرے پر کھولے گئے"۔ صفحہ ۱۴۸

(ب) اس مضمون پر بحث کرتے ہوئے ذرا آگے چل کر فرماتے ہیں:-

"مہدویت سے مراد وہ بے انتہا معارف الہیہ اور علوم حکمیہ اور علمی برکات ہیں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بغیر واسطہ کسی استاد کے علم دین کے متعلق سکھائے گئے" (صفحہ ۱۴۹)

اس عبارت میں بعینہ وہی مضمون ہے جو معترض کی پیش کردہ عبارت میں ہے اور اس کے ساتھ ہی اس میں ان الفاظ کی مکمل تشریح بھی موجود ہے۔ جن کے اجمال سے معترض نے ناجائز فائدہ اٹھانے کی ناکام کوشش کی ہے۔

(ج) اگلے صفحہ پر اسی مضمون کو مندرجہ ذیل الفاظ میں سہ کرر دہرایا ہے۔

"روحانی اور عرفانی برکتیں جو ہدایت کاملہ اور قوت ایمانی کے عطا کرنے اور معارف اور لطائف اور اسرار الہیہ اور علوم حکمیہ کے سکھانے سے مراد ہے۔ ان کے پانے کے لحاظ سے وہ مہدی کہلائیگا۔" صفحہ ۱۵۰

اس عبارت میں بھی "مہدویت" کی تعریف کو دہرایا گیا ہے "معارف" "لطائف" "اسرار الہیہ اور علوم حکمیہ" کے الفاظ اس بات کی قطعی دلیل ہیں کہ معترض کی پیش کردہ صفحہ ۱۴۷ والی عبارت میں بھی انہی امور کا ذکر ہے۔ قرآن مجید کے الفاظ کے پڑھنے کا ذکر نہیں جیسا کہ اسی عبارت میں "علم دین" اور "اسرار دین" کے الفاظ اس پر گواہی دے رہے ہیں اور جن کے متعلق اوپر لکھا جاچکا ہے۔

(د) اسی دلیل کو اور زیادہ وضاحت سے بیان کرتے ہوئے صفحہ ۱۵۶ پر حضرت فرماتے ہیں:-

"ہزارہا اسرار علم دین کھل گئے۔ قرآنی معارف اور حقائق ظاہر ہوئے۔ کیا ان باتوں کا پہلے نشان تھا۔"

اس عبارت میں بھی حضور نے جن چیزوں کے خدا تعالےٰ سے سیکھنے کا ذکر فرمایا ہے وہ "قرآنی معارف وحقائق" ہیں نہ کہ الفاظ قرآنی!

(ہ) آگے چل کر بطور نتیجہ تحریر فرماتے ہیں "سو میری کتابوں میں ان برکات کا نمونہ بہت کچھ موجود ہے۔ براہین احمدیہ سے لے کر آج تک جس قدر متفرق کتابوں میں اسرار اور نکات دین خدا تعالےٰ نے میری زبان پر باوجود نہ ہونے کسی استاد کے جاری کئے ہیں ... اس کی نظیر اگر موجود ہے تو کوئی صاحب پیش کریں۔" (ایام الصلح صفحہ ۱۵۸)

(ز) پھر فرماتے ہیں

"جو دینی اور قرآنی معارف۔ حقائق اور اسرار مع لوازم بلاغت وفصاحت کے میں لکھ سکتا ہوں دوسرا ہرگز نہیں لکھ سکتا۔ اگر ایک دنیا جمع ہو کر میرے اس امتحان کے لئے آئے تو مجھے غالب پائے گی۔ صفحہ ۱۵۹

(س) اس عبارت پر حاشیہ میں لکھتے ہیں "مہوتسو کے جلسہ میں بھی اس کا امتحان ہوچکا ہے۔"

(ش) اسی طرح صفحہ ۱۶۰ پر بھی "حقائق۔ معارف اور نکات اور اسرار شریعت" کے الفاظ موجود ہیں۔

غرضیکہ ایام الصلح کے مندرجہ بالا اقتباسات سے جو سب کے سب معترضین کی پیش کردہ عبارت کے ساتھ ملحق ہیں۔ یہ امر روز روشن کی طرح ثابت ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کسی انسان سے جس چیز کے پڑھنے کی نفی فرمائی ہے۔ وہ قرآنی الفاظ نہیں بلکہ حقائق ومعارف قرآنیہ ہیں۔ حضرت نے ایام الصلح یا کسی اور کتاب میں ایک جگہ بھی یہ تحریر نہیں فرمایا۔ کہ میں نے قرآن مجید ناظرہ بھی کسی شخص سے نہیں پڑھا۔ نہ یہ چیلنج دیا ہے۔ کہ میں باوجود استاد نہ ہونے کے قرآن مجید کے الفاظ خوب اچھی طرح سے پڑھ لیتا ہوں اور یہ کہ فن قرأت میں میرا کوئی مقابلہ نہیں کرسکتا۔ ہاں حضور نے یہ ضرور دعویٰ فرمایا ہے کہ قرآن مجید کے حقائق ومعارف۔ مطالب اور نکات حضور کے الہام الرحمٰن علم القرآن کے مطابق حضور کو براہ راست اللہ تعالیٰ کی طرف سے حاصل ہوئے اور اس لحاظ سے یقیناً حضور نے قرآن مجید کسی انسان سے نہیں پڑھا۔ اور اسی امر کا دعویٰ حضور نے ایام الصلح صفحہ ۱۴۷ پر بھی کیا ہے۔ جس کو معاندین جماعت احمدیہ انتہائی ناانصافی سے بطور اعتراض پیش کرکے ناواقف لوگوں کو دھوکہ دیتے ہیں ومن نلبیسھم قد حرفوا الالفاظ تفسیراً وقد بانت ضلالتھم ولوا الغوا المعاذیراً

جاوا میں احمدی مجاہدین کی تبلیغی سرگرمیاں

۱۲ اپریل کو مولوی عبدالواحد صاحب سماٹرا کا تار سماٹرا سے آیا کہ وہ ۱۴ کو جاوا پہونچ جائیں گے۔ ان کی آمد کی خوشی میں کلب ہال کو نہایت احسن طریق سے آراستہ کیا گیا۔ اور بہت سے احمدی دوست مولوی صاحب کے استقبال کے لئے جمع ہوگئے۔ ۲ بجے کے قریب مولوی صاحب ہال میں پہونچے۔ ان کی آمد کی خوشی میں ایک چھوٹی سی ٹی پارٹی دی گئی۔ اور رات کو بڑی دعوت ہال میں کی گئی۔ جس میں بہت سے احمدی مرد اور عورتیں شامل تھیں۔ بعد طعام مولوی عبدالواحد صاحب نے احباب کی خواہش پر قادیان کے حالات سنائے۔ جنہیں حاضرین نے نہایت خوشی سے سنا۔

۱۶ تاریخ کو خاکسار اور مولوی عبدالواحد صاحب مکرمی مولوی رحمت علی صاحب کے ہمراہ بوگر گئے۔ رات کو وہاں مولوی عبدالواحد صاحب نے قادیان کے حالات سنائے مولوی رحمت علی صاحب نے بھی تقریباً گھنٹہ بھر تقریر کی۔ رات کے ۱۲ بجے مولوی رحمت علی صاحب مع مسٹر محی الدین صاحب واپس بٹاویہ آگئے۔ دوسرے دن نماز جمعہ کے بعد مولوی عبدالواحد صاحب نے احمدی دوستوں میں عبادت کے متعلق تقریر کی۔

۱۸ تاریخ ہفتہ کی رات کو کلب ہال میں ایک بڑا جلسہ منعقد کیا گیا جس میں تقریباً تین سو سے زائد حاضرین تھے۔ اس جلسہ کے متعلق ایک ہفتہ پہلے اشتہار شائع کردیا گیا تھا۔ مندرجہ ذیل مضامین پر تقاریر کی گئیں پریذیڈنٹ جلسہ مسٹر محی الدین صاحب تھے۔ سب سے پہلی تقریر مولوی عبدالواحد صاحب کی ہستی باری تعالیٰ پر ہوئی۔ ان کے بعد مولوی رحمت علی صاحب نے جنت اور دوزخ کے متعلق تقریر کی۔ اور پھر خاکسار نے انگریزی میں امام مہدی کے ہندوستان میں نازل ہونے کی وجوہات پر تقریر کی۔ یہ تقریریں ۹ بجے سے بارہ بجے تک ہوئیں بارہ بجے کے بعد مختلف سوالات کئے گئے۔ جن کے جوابات مولوی رحمت علی صاحب نے دیئے۔ رات کے ۲ بجے جلسہ برخاست ہوا۔

۱۹ تاریخ بروز اتوار بوگر میں ۹ بجے سے ۱ بجے تک جلسہ ہوا۔ جس میں ڈیڑھ سو کے قریب حاضرین تھے۔ اس جلسہ کے متعلق بھی پہلے اشتہار دیا گیا تھا۔ پریذیڈنٹ مسٹر طاہر تھے۔ اگلے دن میں اور مولوی عبدالواحد صاحب جناب مولوی رحمت علی صاحب کے ارشاد کے تحت گارت روانہ ہوگئے۔ وہاں کی جماعت نے نہایت محبت اور اخلاص سے ہماری آمد پر خوشی کا اظہار کیا۔ چونکہ گارت کے علاقہ میں لوگ ملائی زبان کم جانتے ہیں۔ اور ان کی زبان سونڈا ہے۔ اس لئے مکرمی محمد طیب صاحب بطور ترجمان مدد فرماتے رہے۔ گارت کے نمبردار تحصیلدار۔ پولیس افسر۔ اور افسر معاملات مذاہب اور دیگر چیدہ چیدہ لوگوں کے مکانوں پر جاکر تبلیغ احمدیت کی گئی۔ خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے سب لوگوں پر بہت اچھا اثر ہوا۔

۲۴ تاریخ میں مولوی عبدالواحد اور محمد طیب صاحب تینوں ایک گاؤں جو کہ گارت سے ۷ میل کے فاصلہ پر ہے (سوکا راجا) گئے۔ وہاں ۹ بجے سے بارہ بجے تک مولوی عبدالواحد صاحب نے لوگوں کے سوالات کے جواب دیئے

۲۸ کو ہم گارت سے ایک گاؤں جن کنگ جو کہ دو میل کے فاصلہ پر ہے گئے۔ وہاں ۸ بجے سے بارہ بجے تک حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت پر چند لوگوں نے اعتراضات کئے ان کے جواب دیئے گئے یکم مئی کو ایک ہندوستانی صاحب گارت انجمن احمدیہ تشریف لائے۔ انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت پر چند اعتراضات کئے۔ جن کے جواب مولوی عبدالواحد صاحب نے دیئے اور یہ گفتگو شام کے ۵ بجے تک جاری رہی اگلے روز ہم تینوں گارت سے روانہ ہوکر راجہ پولا جو کہ گارت سے ۱۰ میل کے فاصلہ پر ہے گئے۔ وہاں رات کے ۱۲ بجے تک ہستی باری تعالیٰ کے متعلق گفتگو ہوتی رہی شروع میں میں نے "مذہب کیا ہے" اور ہستی باری تعالیٰ کے متعلق ڈیڑھ گھنٹہ کے قریب گفتگو کی۔ پھر مولوی عبدالواحد صاحب نے اسی مسئلہ کے متعلق اور وضاحت کی۔ بعد میں محمد طیب صاحب نے اسی مسئلہ کے متعلق سونڈا زبان میں کچھ گفتگو کی۔ راجہ پولا سے دوسرے دن ہم روانہ ہوکر گکس ملایا پہونچے وہاں پر ۱ بجے سے لے کر ۴ بجے تک ایک گھر میں تبلیغ کی گئی۔ صرف تین آدمی سننے والے تھے۔ مگر معززین میں سے تھے۔ ان میں سے ایک صاحب ریٹائرڈ سکول انسپکٹر دوسرے ریٹائرڈ ڈپٹی کمشنر اور تیسرے ایک مولوی تھے۔ ان سب پر بہت اچھا اثر ہوا۔ گکس ملایا سے چل کر ہم شام چھ بجے کے قریب "انڈی ہانگ" پہونچے۔ اس جگہ خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے تین چار نہایت مخلص احمدی ہیں۔ یہاں رات کے ۲ بجے تک نہایت احسن طریقہ سے تبلیغ کی گئی لوگوں نے نہایت دلچسپی سے ہماری باتوں کو سنا۔ تقریباً اٹھارہ کے قریب حاضرین تھے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم اور مکرمی مولوی رحمت علی صاحب کی تبلیغی کوشش سے یہاں کے قریباً سب لوگوں کو احمدیت کا پیغام پہونچ چکا ہے۔ اور ان کے دلوں میں سلسلہ کی محبت بیٹھ رہی ہے۔

انڈی ہانگ سے ۷ کی صبح کو ہم روانہ ہوئے۔ اور ایک شہر سنگا پرنا۔ جو کہ انڈی ہانگ سے ۲۰ میل کے فاصلہ پر ہے پہونچے۔ مولوی عبدالواحد صاحب اور محمد طیب صاحب دونوں کی صحت اس دن خراب تھی اس لئے وہ تو گفتگو نہ کرسکے۔ چند اعتراضات حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی عمر کے متعلق اور سلسلہ کے متعلق کئے گئے۔ جن کے جواب میں نے دیئے۔ یہ سلسلہ گفتگو رات ساڑھے گیارہ بجے تک رہا۔

اگلے دن صبح وہاں سے چل کر واپس گارت پہونچ گئے۔ شام کے قریب ڈپٹی کمشنر علاقہ سوکا راجہ کا پیغام آیا کہ میں احمدیت کے متعلق کچھ سننا چاہتا ہوں۔ اس لئے آپ اور مولوی عبدالواحد صاحب بروز اتوار میرے علاقہ میں آئیں۔ اتوار کے روز صبح ۹ بجے ہم تینوں گارت سے روانہ ہوکر سوکا راجہ پہونچے۔ وہاں ۲ بجے تک تبلیغ احمدیت کی گئی۔ اور مولوی عبدالواحد صاحب نے نہایت احسن پیرایہ سے سلسلہ احمدیہ کے متعلق گفتگو کی۔ جس کا اثر حاضرین پر بہت اچھا ہوا۔ اس مجلس میں علاقہ کے قریباً سب افسر موجود تھے۔

۲۴ تاریخ کو کلب ہال بٹاویا میں مستورات کا جلسہ ہوا جس میں مختلف مضامین پڑھے گئے۔ پریذیڈنٹ اور لیکچرار سب مستورات تھیں۔ تقریباً اسی کے قریب مستورات سننے کے لئے آئیں۔ خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے یہاں کی احمدی مستورات بھی باقاعدہ تبلیغ میں حصہ لیتی ہیں۔ اور ہر طریق سے مردوں کے برابر کام کرتی ہیں۔ تعلیم کا سلسلہ بھی باقاعدہ جاری ہے مرد اور عورتیں باقاعدہ تعلیم قرآن مجید میں مصروف ہیں۔ یہاں پر تعلیمی سلسلہ کے انچارج خود مولوی رحمت علی صاحب ہیں۔ یہاں کے سب احمدی دوست باقاعدہ طور پر تبلیغ کرتے ہیں۔ پچھلے دنوں جماعت بوگر کے چار دوستوں۔ عشری صاحب۔ احمد برزنج صاحب۔ ماؤن صاحب اور ایک اور صاحب نے ۱۰ دن متواتر بوگر کے اردگرد علاقوں میں تبلیغی دورہ کرکے لوگوں کو پیغام حق پہنچایا۔

یہاں کے سب احمدیوں کی طرف سے تمام احمدی بھائیوں کی خدمت میں گزارش ہے۔ کہ وہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ یہاں کے لوگوں کو احمدیت کے قبول کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ جناب مولوی رحمت علی صاحب کی صحت کثرت کام کی وجہ سے خراب رہتی ہے۔ اور چند روز سے زیادہ تکلیف ہے۔ احباب کی خدمت میں گزارش ہے کہ مولوی صاحب کے لئے بھی دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں صحت عطا فرمائے۔

خاکسار ملک عزیز احمد خان

ضرورت امام الصلوٰۃ

تحصیل شکر گڑھ ضلع گورداسپور میں ایک ایسے احمدی امام الصلوٰۃ کی ضرورت ہے جو عمر رسیدہ ہو اور امام الصلوٰۃ ہونے کے علاوہ کچھ دینی تعلیم بچوں کو بھی دے سکے۔ زمیندارہ رنگ میں ان کے گزارے کا انتظام ہوگا۔ شائد کچھ نقدی کی صورت میں بھی معاوضہ مل جائے۔ خواہشمند احباب اپنی درخواستیں دفتر تعلیم و تربیت میں بھیجدیں۔ ناظر تعلیم و تربیت قادیان

چمڑے کا سامان تیار کرنے کی ضرورت اور اسکے متعلق تعلیم

چمڑے کے سامان کی نمایاں نفاست اور پائداری کا یہ اثر ہوا ہے۔ کہ سوسائٹی کے متوسط اور اعلےٰ طبقات میں اس کا رواج بڑھ رہا ہے۔ اور اس امر کی صریح شہادت موجود ہے کہ جہاں چند سال پیشتر دھات یا کسی اور چیز کی اشیاء پسند کی جاتی تھیں۔ ان کی بجائے اب چمڑے کے سامان کو ترجیح دی جاتی ہے۔ اعلےٰ درجے کے بوٹ و شوز گیٹرز۔ تھیلیاں۔ دستانے پیٹیاں۔ چمڑے کے ٹرنک۔ سوٹ کیس اٹاچی کیس۔ ہینڈ بیگ۔ بٹوے۔ گھڑی کی زنجیریں اور کتے کی زنجیریں۔ سٹیشنری کے کیس۔ سفری گلاس کے کیس متوسط طبقہ کے لوگوں کے گھروں میں عام طور پر پائے جاتے ہیں۔ اور اب ان کو سامان تعیش نہیں سمجھا جاتا۔ پنجاب میں ایسے سامان کی ساخت کی طرف وہ توجہ نہیں دی جاتی جس کا یہ مستحق ہے۔ چمڑے کے سامان کی صنعت غریب ان پڑھ مزدوروں کے ہاتھ میں ہے۔ جو صرف بوٹ شوز۔ سوٹ کیس۔ زین اور روزمرہ استعمال کی دیسی اشیاء بناتے ہیں۔ اور ان چیزوں کو ہاتھ سے تیار کرتے ہیں۔ اور ان میں نفاست پیدا نہیں کر سکتے۔ ان کی تیار کردہ چیزیں بےڈھنگی ہونے کے باعث دیکھنے میں خوشنما نظر نہیں آتیں۔ ان کاریگروں کی مالی حالت کمزور ہوتی ہے۔ انہیں منڈی کی موجودہ ضروریات کا علم نہیں ہوتا۔ وہ فیشن کے تغیرات سے ناواقف ہوتے ہیں۔ اور ان کے اقتضا کو پورا نہیں کر سکتے۔ ان وجوہ کی بنا پر یہ صنعت ترقی نہیں کرتی۔ حالانکہ اس کے لئے مقامی مانگ کافی پیمانہ پر ہے۔ یہ معلوم کرنا اطمینان بخش ہے کہ پنجاب اور ہندوستان کے دیگر حصوں کے چند ارباب صنعت اور چھوٹے سرمایہ داروں نے مقامی مانگ کو کسی حد تک پورا کرنے کے متعلق دلچسپی لینا شروع کر دی ہے۔ اور انہوں نے اعلےٰ درجے کے بوٹ شوز اور چمڑے کے دیگر سامان کی ساخت کے لئے ساز و سامان سے آراستہ کارخانے جاری کر دیئے ہیں اندازہ ہے کہ مقامی پیداوار کی مالیت سال میں کئی لاکھ روپیہ تک پہنچ جائے گی۔ لیکن ملک کی اصلی مانگ اس سے کہیں زیادہ ہے اور چمڑے کا سامان دھڑا دھڑ باہر سے آرہا ہے اس صنعت میں سرمایہ داروں اور اعلےٰ درجہ کے کاریگروں کے لئے بے حد گنجائش ہے واضح رہے کہ چمڑے کے سامان کی مانگ ابھی بڑھ رہی ہے۔ اور آئے دن افادی اور آرائشی مقاصد کے لئے چمڑے کا استعمال بڑھ رہا ہے۔ پنجاب میں چمڑے کی تجارت کے حالات سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ اس وقت تک صوبہ ہذا میں تعلیم یافتہ اور مزدوری کاریگروں کو چمڑے کے سامان کی ساخت کے جدید طریقوں کے متعلق تربیت دینے کا کوئی خاطر خواہ انتظام نہیں۔ اور اس صنعت کی ترقی میں اہم مشکل رہی ہے۔ اس صنعت کے مختلف شعبوں کے متعلق واقفیت نسبتاً تھوڑی مدت میں حاصل ہو سکتی ہے۔ اس تجارت میں ایک ماہر کاریگر اپنے ہنر اور کمال کا اظہار کر سکتا ہے۔ اور بڑی خوبی اس میں یہ ہے کہ اس میں تھوڑے سرمایہ سے کام شروع کیا جا سکتا ہے۔ متذکرہ بالا حالات کو مدنظر رکھ کر اور چمڑے کے سامان کی روزمرہ کی ضرورت کو پورا کرنے کی خاطر کاریگروں کو تربیت دینے کے خیال سے گورنمنٹ پنجاب نے حال میں قصور میں لیدر ورکس سکول کا افتتاح کیا ہے۔ جہاں چمڑے کا سامان بنانے کے متعلق علمی اور عملی تربیت جدید طریقوں کے مطابق تعلیم یافتہ اور مزدوری پیشہ اشخاص کو دی جائے گی۔ اس کا نصاب تعلیم تین سال ہوگا۔ پہلے سال تو مطلوبہ سامان کے متعلق علمی واقفیت چمڑے کی پہچان۔ نمونے تیار کرنے کے اصول اور ابتدائی عملی کام سکھایا جائے گا۔ پھر طلبا کو بوٹ اور شوز یا ٹرنک۔ سوٹ کیس۔ ڈسپیچ بکس۔ وغیرہ میں سے کسی شعبہ کو اختیار کرنے کی اجازت دی جائے گی۔ مزید برآں چمڑے کا فینسی کام بھی سکھایا جائے گا۔ اس سکول میں چمڑے کا سامان بنانے والا ایک تجربہ کار اور ماہر کاریگر رکھا گیا ہے۔ اور سامان تیار کرنے کے لئے جدید مشینیں مہیا کی گئی ہیں۔ اس سکول کے فارغ التحصیل طلبا یا تو اپنا کارخانہ خود کھول سکتے ہیں یا وہ کسی ایسے کارخانہ میں جہاں وسیع پیمانہ پر چمڑے کا سامان تیار ہوتا ہو۔ کسی ذمہ دار عہدہ کا انتظام سنبھال سکتے ہیں۔

تربیت کے متعلق مزید واقفیت کے لئے ہیڈ ماسٹر گورنمنٹ لیدر ورکس ٹریڈ سکول قصور سے خط و کتابت کرنی چاہئیے

(محکمہ اطلاعات پنجاب)

اعلان ضروری

مسمی شریف احمد قلعی گر پاسند درگانوالی ڈاکخانہ رسول پور ضلع سیالکوٹ ریاست پونچھ میں جہاں کہیں ہو۔ بہت جلد گھر واپس آجائے۔ یا اپنی سکونت سے مطلع کرے۔ اس کی والدہ سخت غمگین ہے۔

خاکسار:۔ اللہ دتا حکیم از درگانوالی

ضرورت

احمدیہ مسجد ایبٹ آباد کیلئے ایک ایسے شخص کی ضرورت ہے جو تنہا ہو مسجد کی کوٹھڑی میں مفت رہے اور مسجد کی حفاظت کرے۔ اور پھیری لگا کے فروٹ سبزی۔ وغیرہ اشیا فروخت کرکے اپنا گزارہ کرے۔ ضرورتمند احباب اپنی درخواست نظارت امور عامہ میں ارسال کریں۔ (ناظر امور عامہ قادیان)

خواتینِ مشرق کیلئے ایک تحفۂ جمیل!

جدید کشیدہ کاری

معزز خواتین اور کمسن شہزادیاں جو کشیدہ کاری کے نئے نئے ڈیزائن اور اعلیٰ نمونے حاصل کرنے کیلئے بے چین رہتی ہیں اُن کے مذاق کے مطابق اس کتاب میں اعلیٰ سے اعلیٰ اور جدید سے جدید کشیدکاری کے نمونے دیئے گئے ہیں۔ کافی روپیہ خرچ کرنے کے بعد انگلستان کے بہترین آرٹسٹوں سے انگلش ڈیزائن حاصل کئے گئے ہیں۔ اب یہ کتاب ہر طرح سے مکمل ہے۔ اس میں چھوٹے بڑے رومالوں، میزپوشوں، پلنگ کی چادروں، دروازوں اور کھڑکیوں کے پردوں، کرسیوں کی گدیوں، اور تکیوں کے غلافوں زنانہ فینسی قمیضوں، بچوں کے فراکوں اور بیوں، ساڑھی اور دوپٹوں پر بیل بوٹے کاڑھنے کے بہترین اور دلکش انگریزی ڈیزائن دیئے گئے ہیں۔ مختلف قسم کے انگریزی حروف تہجی و مونوگرام ہندی اور گورمکھی کے حروف، مختلف قسم کے صاف ستھرے اعلیٰ آرٹ پیپر پر بہترین بلاک وغیرہ خصوصیات ہیں جو کسی اور کتاب میں آپ کو نظر نہ آئیں گی۔ آج ہی ایک جلد طلب فرمائیے

قیمت صرف ایک روپیہ (عہ) علاوہ محصول ڈاک

منیجر دی ماڈرن پبلشنگ ہاؤس گجرات پنجاب

دنیائے مقویات میں ایک آسان مقوی ایجاد

برقی بام

برقی بام دورِ حاضرہ کی تمام مقوی خارجی ادویات سے ہر شکل میں مقابلتاً بہتر ثابت ہو رہا ہے۔ برقی بام سہل الترکیب خوشبودار اور ہر موسم و ہر عمر میں یکساں مفید باندھنے گرم کرنے کی تکلیف سے مبرا سوزش جلن سے پاک آبلہ و پوست کنی کی زحمت سے بری۔ اول ہی روز کے استعمال سے نمایاں فرق محسوس ہوتا ہے متواتر چودہ یوم کے استعمال سے عام خارجی کمزوری و نقائص بچپن کی غلط کاریوں اور عادات و افعالِ بد کے اسباب و نتائج وغیرہ دور ہو کر دائمی قوت پیدا ہو جاتی ہے نازک طبع اصحاب کے لئے بہترین تحفہ ہے۔ قیمت فی شیشی کلاں ... خورد ... ہر قسم کی انگلیسی اندرونی خرابیاں دور کرنے کے لئے اسی قیمت میں روانہ ہوتی ہے۔

پتہ: حکیم ظہیر الحسن ڈمیونسپل کمشنر متھرا یوپی

مکان برائے فروخت

محلہ دارالرحمت میں ایک ایک منزلہ مکان پختہ قابل فروخت ہے۔ خواہشمند اصحاب مندرجہ ذیل پتہ پر خط وکتابت کریں۔

محمد عبد اللہ اوورسیر قادیان

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

ہوالناصر ہوالشافی

عرق موٹاپا دور

ہر قسم کے موٹاپے کا کامل علاج۔ بلا پرہیز بلا ضرر۔ ہر سنہ ۱۶ اونس ۵ اتولہ وزن کم کرتی ہے۔ دوسرے روز ہی اثر معلوم ہوتا ہے طاقت میں کمی نہیں آتی جسم پھرتیلا ہوتا ہے۔ زن و مرد استعمال کرتے ہیں نیز عورتوں کے بعد از ولادت بڑھے ہوئے پیٹ کو اصلی حالت پر لاتا ہے۔ خوش ذائقہ ہے۔ جب جسم آپ کے منشا کے مطابق ہو جائے۔ استعمال ترک کر دیں۔ ترکیب چھپی ہوئی ارسال ہوگی۔ قیمت ایک ماہ کے لئے پانچ روپے محصول ۹

پتہ زنانہ:- زنانہ مطب نوازی کھرڑ ضلع انبالہ
پتہ مردانہ:- مردانہ مطب نوازی کھرڑ ضلع انبالہ

عملِ جراحی میں حیرت انگیز ایجاد!

"دلروز" رجسٹرڈ

ہمیشہ جراحی سے بچاتی ہے

دلروز لاہور سودا مغلاتی پھوڑا ہر قسم کی داد چنبل۔ نوت اور خنازیر طاعون ناسور بھگندر رسولی اور ہر قسم کے غدود اور گلٹی کو تحلیل کرنے کی تیر بہدف اور بے نظیر دوائی ہے۔ ہر قسم کے زہریلے جانور کے ڈسے کا اور دیوانہ سگ گزیدہ کا بے مثل علاج ہے۔ یہ دوائی جیسی انسان کیلئے مفید ہے ویسے ہی حیوان و پرند کیلئے بھی مفید ثابت ہوئی ہے۔ دورانِ استعمال میں نہ زخم کو باندھنے کی ضرورت ہے اور نہ نہانے کی ممانعت اور نہ کپڑے خراب ہوتے ہیں اس کا استعمال زخم کی سوزش درد اور خون کے اجرا کو فوراً بند کرتا ہے معمولی پھنسی پھوڑے پر اس کا ایک دو دفعہ لگا دینا کافی ہے اس دوائی کا ہر گھر میں رکھنا ضروری ہے۔ یہ دانت درد، سر درد، اور دیگر اعضا کی دردوں کے لئے بھی اکسیر ثابت ہوئی ہے۔

قیمت فی شیشی کلاں دو روپیہ اور فی شیشی خورد ایک روپیہ محصولڈاک بذمہ خریدار

المشتہر

طاہر الدین اینڈ سنز انارکلی لاہور

آج دُنیا اس بات کو مان چکی ہے کہ موتی سُرمہ جملہ امراض چشم کے لئے اکسیر ہے، ضعف بصر، ککرے، جلن، پھولا، جالا، خارش چشم، پانی بہنا، دھند، غبار، پڑبال، ناخونہ، گوہانجنی، رتوند، ابتدائی موتیابند وغیرہ غرضیکہ جملہ امراض چشم کیلئے اکسیر ہے، جو لوگ بچپن اور جوانی میں موتی سرمہ کا استعمال رکھتے ہیں وہ بڑھاپے میں اپنی نظر کو جوانوں سے بھی بہتر پاتے ہیں۔ قیمت فی تولہ دو روپے آٹھ آنے۔ محصول ڈاک علاوہ۔

شاہی حکیم حضرت مولانا نورالدین صاحب خلیفۃ المسیح اولؓ کی صاحبزادگان

تحریر فرماتے ہیں کہ "پچھلے دنوں عزیز عبدالباسط کو آشوب چشم اور ککروں کی شکایت تھی، اس سے قبل اور بھی کئی ادویہ استعمال کی گئیں کوئی فائدہ نہ ہوا، مگر آپ کا موتی سرمہ بہت مفید اور کامیاب رہا۔ درحقیقت یہ بہت ہی قابل قدر ہے

اکسیر البدن کا معجزانہ اثر

بلاشبہ دل میں نئی اُمنگ، اعضاء میں نئی ترنگ، دماغ میں نئی جولانی پیدا کرنا، کمزور کو زور آور اور زور آور کو شاہ زور، نامرد کو مرد اور مرد کو جوانمرد بنانا اس اکسیر پر ختم ہے، نیز یہ اکسیر ملیریا بخار کو روکنے اور اس سے پیدا شدہ کمزوری کو دور کرنے کیلئے اپنی نظیر آپ ہی ہے۔ ایک ماہ کی خوراک کی قیمت پانچ روپے (صہ) محصول ڈاک علاوہ۔

ملنے کا پتہ:- منیجر نور اینڈ سنز نور بلڈنگ قادیان ضلع گورداسپور پنجاب

ارشادِ مبارک

"دنیا پیغامِ حق کے لئے پیاسی ہے یہ ہمارا کام ہے کہ اس تک زندگی کا جام پہونچائیں۔" (الفضل ۲۶ جون)

دوستوں کو چاہیئے کہ اس تازہ ارشاد کو پڑھیں اور کمر ہمت باندھ لیں اور دنیا کے کونے کونے میں اسلام اور احمدیت کا پیغام پہونچا دیں۔ جس کا آسان سہل اور مؤثر ذریعہ یہ ہے کہ وہ مندرجہ ذیل کتابوں کے سیٹ دنیا کے تمام سمجھدار سنجیدہ اور حق کے متمنیوں تک پہونچا دیں۔ نیز تمام بڑی بڑی لائبریریوں میں بھی رکھوا دیں۔ تاکہ ہر طبقہ خیال اور مذاق کے لوگ انہیں پڑھیں اور اپنی روحانی تشنگی بجھائیں۔ چونکہ اب ان کی قیمتوں میں حیرت انگیز کمی کر دی گئی ہے۔ اس لئے دوست نہایت آسانی کے ساتھ ان کی اشاعت کر سکتے ہیں:-

انگریزی مجلد کتب کا سیٹ

(جس کی پہلے ۱۸ روپیہ قیمت تھی مگر اب صرف پانچ روپیہ کر دی ہے)

(۱) تفسیر و ترجمہ پارہ اول مجلد سنہری

(۲) ٹیچنگ آف اسلام مجلد مصنفہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام

(۳) تعلیم المسیح انگریزی ترجمہ مجلد

(۴) احمدیت یعنی حقیقی اسلام مجلد مصنفہ حضرت خلیفۃ ثانی جس کا ترجمہ آنریبل سر چوہدری ظفراللہ خان صاحب نے کیا ہے۔

(۵) تحفہ پرنس آف ویلز مجلد مصنفہ حضرت خلیفۃ ثانی

(۶) سوانح حضرت مسیح موعود مجلد

مندرجہ بالا چھ کتابیں جو اپنے نادر مضامین کے علاوہ کاغذ چھپائی ٹائپ اور جلد بندی کے لحاظ سے بھی دیدہ زیب ہیں۔ اب اٹھارہ روپیہ کی بجائے صرف پانچ روپیہ میں ہی دے دی جائینگی

تاکہ دوست دنیا کے مختلف علاقوں میں انہیں آسانی کیساتھ تقسیم کر سکیں۔

فارسی مجلد کتب کا سیٹ

(اس کی پہلے چھ روپیہ قیمت تھی۔ مگر اب صرف ڈیڑھ روپیہ)

(۱) لجۃ النور مجلد عربی۔ فارسی مصنفہ حضرت مسیح موعودؑ

(۲) درثمین فارسی مکمل مجلد

(۳) دعوۃ الامیر فارسی مجلد مصنفہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی۔ ان ممالک کے لئے جہاں فارسی کا رواج ہے۔ یہ سیٹ انشاء اللہ نہایت ہی مفید ثابت ہوگا۔ دوستوں کو چاہیئے صوبہ سرحد بلوچستان افغانستان۔ ایران اور آزاد علاقہ کے لوگوں میں اس کی خوب اشاعت کریں۔ کیونکہ اب تو ان مجلد کتابوں کی قیمت برائے نام صرف ڈیڑھ روپیہ کر دی گئی ہے۔ صوبہ سرحد۔ بلوچستان آباد ان ...

اردو مجلد کتب کا سیٹ

کی جماعتوں کو انکی اشاعت کیطرف خاص طور پر توجہ دینی چاہیئے۔

جس کی پہلے کبھی ۸ روپیہ قیمت تھی مگر اب صرف ڈھائی روپیہ

(۱) کشتی نوح اردو مجلد مصنفہ حضرت مسیح موعودؑ

(۲) حقیقۃ الوحی مجلد

(۳) دعوۃ الامیر اردو مجلد مصنفہ حضرت خلیفۃ ثانی جس کی پہلے کبھی ان کی ۸ روپیہ قیمت تھی۔ مگر دو ایک سال سے چار روپے ۱۰ کر دی تھی۔ مگر اب تو علم اشاعت کی خاطر جلد بندی سمیت ڈھائی کتابیں صرف اڑھائی روپیہ میں دی جا رہی ہیں۔ دوستوں کو چاہیئے کہ اس نادر موقعہ سے فائدہ اٹھائیں۔ اور اپنے اپنے علاقہ یا صوبہ کے سمجھدار سلیم الطبع لوگوں تک انہیں پہنچا دیں بلکہ مختلف پبلک لائبریریوں میں بھی رکھوائیں تاکہ خلق اللہ فائدہ اٹھائے

ملک فضل حسین منیجر بک ڈپو تالیف و اشاعت قادیان ضلع گورداسپور

عرق عثمانی

[illegible] مقوی ہے اور [illegible] ہے۔ اس کے دو قطرے ملائی یا شہد میں ملا کر کھانے سے بے حد طاقت پیدا ہوتی ہے [illegible] بن جاتا ہے۔ اس کا ایک قطرہ دس قطرے خون کے پیدا کر کے آدمی کو خوش خوراک کر دیتا ہے۔ ضعف دماغ اور اعضائے رئیسہ معدہ جگر مثانہ بدہضمی [illegible] نسیان [illegible] پیشاب کی زیادتی بار بار آنا [illegible] خون کی کمی چہرے کی زردی پژمردگی طبیعت ہمت سے [illegible] پنڈلیوں میں درد اور تمام دنیا کی لذتوں سے محروم ہونا ایسے امراض کو [illegible] دور کرتا ہے۔ [illegible] قیمت ایک شیشی [illegible]

ایس ایم عثمانی [illegible]

بے نظیر اسلامی لٹریچر (بزبان انگریزی)

تصنیفات مولانا محمد علی صاحب ایم۔ اے۔ ایل ایل۔ بی

ترجمۃ القرآن انگریزی

یہ انگریزی میں موجودہ زمانہ کی بہترین تفسیر تسلیم کی گئی ہے۔ عربی متن کے ساتھ ترجمہ اور تفسیر انگریزی میں ہے۔ ظاہری خوبصورتی کو بھی نظر انداز نہیں کیا گیا۔ قسم اول۔ اصلی مراکو چمڑے کی جلد نہایت خوبصورت - ۲۵ روپے
دوم۔ نقلی مراکو چمڑے کی جلد " " ۲۰ روپے
سوم گتے کپڑے کی جلد " " ۱۶ روپے
محصول ڈاک علاوہ

ترجمۃ القرآن انگریزی بلا متن

اس میں عربی متن نہیں ہے۔ ترجمہ سلیس زبان میں نہایت عمدہ ہے تشریح فٹ نوٹوں میں دی گئی ہے۔ چھپائی نہایت عمدہ۔ انگلستان و ہندوستان کے مشہور اہل قلم نے اس ترجمہ کے متعلق عمدہ آراء کا اظہار کیا ہے
قسم اول کلاتھ باؤنڈ - للعہ
قسم دوم چیپ ایڈیشن - ۴ روپے
محصول ڈاک علاوہ

محمد دی پرافٹ دوم ایڈیشن

اس بے نظیر کتاب میں حضرت نبی کریم صلعم کے اخلاق فاضلہ پر محققانہ روشنی ڈالی گئی ہے۔ بچپن سے لیکر آخیر عمر تک کے حالات درج ہیں جلد خوبصورت۔ قیمت " " ۳ روپے

ارلی کیلیفیٹ

اس کتاب میں ثابت کیا گیا ہے کہ خلفائے راشدین کا زمانہ بھی دراصل زمانہ نبوی کا نتیجہ ہے۔ بہترین کتاب ہے۔ جلد نہایت خوبصورت اور پائیدار۔ قیمت ۳ روپے

دی ریلیجن اوف اسلام

اسلام کے متعلق جامع کتاب ہے۔ گویا اسلام کا انسائیکلوپیڈیا ہے۔ مسلم اور غیر مسلم اصحاب جو اسلام کا مطالعہ کرنا چاہتے ہیں اس کتاب کا ضرور مطالعہ کریں۔ قیمت - ۱۰ روپے

ٹیچنگز اوف اسلام۔ اس میں پانچ مذہبی امور پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ پڑھنے سے تعلق رکھتی ہے۔ قیمت ۱۲ آنے
ہولی قرآن سیریز I انتخاب قرآن کریم۔ قیمت - ۱۲ آنے
" " II جمع قرآن کریم۔ قیمت - ۱۲ آنے

گولڈن ڈیڈز اوف اسلام۔ مصنفہ مولانا محمد یعقوب خاں صاحب اسلام کے کارہائے نمایاں بیان کئے گئے ہیں۔ قیمت - عہ
رسالہ التقدیر انگریزی۔ قیمت - - - ۳ آنے
(تمام کتب کا محصول ڈاک علاوہ)

مکمل فہرست کتب طلب کرنے پر مفت روانہ کی جاتی ہے۔

ملنے کا پتہ ہے:

منیجر دار الکتب اسلامیہ۔ احمدیہ بلڈنگس۔ لاہور

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

کراچی ۲۴ جولائی۔ اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ کل صبح کوئٹہ میں ایک معمولی زلزلہ آیا۔ مگر کسی قسم کے نقصان کی اطلاع نہیں ملی۔ کل جیکب آباد میں بھی زلزلے کے دو جھٹکے محسوس کئے گئے۔

وائنا ۲۴ جولائی۔ ڈاکٹر شُشنگ چانسلر آسٹریا سیاسی محبوسین کے لئے عام معافی کا اعلان کرنے والے ہیں۔ اندازہ کیا جاتا ہے۔ کہ اس معافی عامہ سے پانچ ہزار نازی۔ سوشلسٹ اور اشتراکی مستفید ہونگے

الہ آباد ۲۴ جولائی۔ گذشتہ شب الہ آباد میں ایک گنجان آباد حصہ میں بم پھٹ گیا۔ لیکن کسی قسم کے نقصان کی اطلاع موصول نہیں ہوئی۔

شملہ ۲۵ جولائی۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے۔ کہ چوہدری سر شہاب الدین پریذیڈنٹ لیجسلیٹو اسمبلی کو پنجاب کا وزیر تعلیم مقرر کر دیا گیا ہے۔

لاہور ۲۵ جولائی۔ کل مسٹر کے ایل گابا کو پولیس کی حراست میں کانپور سے لاہور لایا گیا۔ اور ریلوے سٹیشن سے پرانی انارکلی کے تھانہ میں پہنچا دیا گیا۔ آج انہیں ایڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کی عدالت میں پیش کیا گیا۔ جس کے بعد انہیں سنٹرل جیل بھیج دیا گیا۔

لنڈن ۲۵ جولائی۔ ہندوستان اور انگلستان کی کرکٹ ٹیموں کے درمیان دوسرا ٹیسٹ میچ آج ۱۱ بجے شروع ہوا۔ ہندوستانی ٹیم نے صرف ۲۰۳ رنز کیں اور مخالف ٹیم نے صرف دو وکٹوں پر ۱۷۳ رنز کیں۔

شملہ ۲۵ جولائی۔ معلوم ہوا ہے کہ ہز ایکسیلینسی لارڈ لنلتھگو ۲۱ ستمبر کو جب کہ کونسل آف سٹیٹ اپنا اجلاس شروع کرے گی۔ مرکزی مجلس وضع قوانین میں پہلی مرتبہ تقریر کریں گے۔

میڈرڈ ۲۵ جولائی۔ ہنڈے سے آمدہ ایک پیغام مظہر ہے کہ فسطائیوں نے برگوس (شمالی ہسپانیہ) کے مقام پر اپنی گورنمنٹ قائم کر لی ہے۔ جس کا قائد جنرل کیبنیلاس ہے

لنڈن ۲۵ جولائی۔ ہسپانیہ کی نازک صورت حالات سے جو بین الاقوامی تشویش پیدا ہو گئی ہے۔ وہ بدستور قائم ہے۔ سان سبسٹین میں مقیم برطانی فرانسیسی اور جرمن سفیروں کی حالت کے متعلق تشویش میں کمی نہیں ہوئی۔ جنگی جہاز غیر ملکی باشندوں کی حفاظت کے لئے وہاں اور دوسرے ہسپانوی شہروں کی طرف روانہ ہوئے ہیں

کلکتہ ۲۵ جولائی آج کلکتہ کے ایکسچینج ریٹ حسب ذیل ہیں۔ لنڈن ایک روپیہ = ایک شلنگ ۶ ۳/۳۲ پنس نیویارک ۱۰۰ ڈالر = ۲۶۴ ۱/۲ روپے۔ پیرس ۱۰۰ روپیہ = ۵۶۸ فرینک۔ جاپان ایک ین = ۷۷ ۳/۸ روپیہ۔ جاوا ۱۰۰ روپیہ = ۵۵ ۱/۴ گلڈر۔ جرمنی ۱۰۰ روپیہ = ۹۲ ۱/۴ مارکس۔

لنڈن ۲۵ جولائی۔ میڈرڈ پر قابض ہونے کے لئے جو جنگ ہو رہی تھی اس میں وفادار فوج کے غلبہ کا امکان ہے دیگر صوبجات سے پانچ ہزار سپاہی بروقت آ پہنچے۔ اور رات ہونے تک میڈرڈ پر باغیوں کے حملہ کا خطرہ دور ہو گیا۔

قاہرہ ۲۵ جولائی۔ مصر اور برطانیہ کے درمیان معاہدہ کی فوجی دفعہ پر دونوں ممالک کے مندوبین کے دستخط ثبت ہو گئے ہیں۔ شرائط معاہدہ ابھی شائع نہیں کی گئیں اس کے بعد مندوبین مسئلہ سوڈان پر گفت وشنید کریں گے۔

بمبئی ۲۵ جولائی۔ ہفتہ مختتمہ ۲۵ جولائی کو بمبئی سے ۸۸،۷۶۹،۴ روپیہ کا سونا غیر ممالک کو بھیجا گیا۔ انگلستان نے جب سے طلائی معیار ترک کیا ہے۔ ۲۷۷۵۰۰۵۲۵۴ روپیہ کا سونا غیر ممالک کو جا چکا ہے۔

لائل پور ۲۵ جولائی۔ معلوم ہوا ہے سردار سنت سنگھ ایم ایل اے کلکتہ جا کر بنگال کے ہندو لیڈروں سے فرقہ وارانہ فیصلہ کے متعلق گفت وشنید کریں گے۔ تا کہ بنگال اور پنجاب میں اس کے خلاف متحدہ طور پر ہنگامہ آرائی شروع کی جائے۔

لنڈن ۲۵ جولائی۔ حکام برطانیہ کی ہدایت کے ماتحت جہاز "سٹی آف ہانگ کانگ" جو ہندوستان سے انگلستان کی طرف جا رہا تھا۔ کل بارسیلونا پر قیام کر کے برطانی پناہ گزینوں کو لیا کو سوار کرائے گا۔

نیویارک ۲۵ جولائی۔ امریکہ کے محکمہ جنگ نے ایک طیارہ ساز کمپنی کو ۱۲۵۹۰۰۰ ڈالر کے دو انجن والے جنگی جہاز بنانے کا آرڈر دیا ہے۔ ان کی تعداد کا اعلان نہیں کیا گیا ان کی مشینیں تیز ترین ہوں گی۔

شملہ ۲۵ جولائی۔ ایک کمیونک مظہر ہے۔ کہ حکومت برطانیہ نے حکومت ہند کو اپنی اس خواہش سے مطلع کر دیا ہے کہ ہندوستان اور برطانیہ کے درمیان معاہدہ اوٹاوہ کی جگہ کوئی اور تجارتی معاہدہ مرتب کیا جائے۔ حکومت ہند کسی نئے معاہدہ کی اساس کے متعلق صوبائی حکومتوں اور ایوان ہائے تجارت سے استفسار کر رہی ہے

جبل الطارق ۲۵ جولائی۔ ایک اطلاع مظہر ہے کہ بارہ ہزار فسطائی جو انتہائیہ کی قیادت میں میڈرڈ کی طرف پیش قدمی کر رہے ہیں۔ جہاں ایک فیصلہ کن جنگ ناگزیر ہے۔ بارسیلونا پر جو پوری طرح تباہ ہو چکا ہے۔ گورنمنٹ مضبوطی سے قابض ہے۔ اور وہی اب حکومت کا صدر مقام ہے۔ جہاں سے سارا گوسا پر بم باری کرنے کے لئے طیارے بھیجے گئے ہیں۔

لنڈن ۲۵ جولائی۔ برطانیہ کا دفتر خارجہ کئی دنوں سے سر ہنری چلٹن سفیر مقیم میڈرڈ سے تعلق قائم نہیں کر سکا۔

لنڈن ۲۵ جولائی۔ مسٹر مکموہن جس پر ملک معظم پر ریوالور سے حملہ کرنے کا الزام لگایا ہے۔ آج پھر عدالت میں پیش کیا گیا۔ وکیل استغاثہ نے بیان کیا۔ کہ جان کو نقصان پہنچانے کی غرض سے ریوالور قبضے میں رکھنے کے الزام کے علاوہ اس پر ۱۸۴۲ء کے قانون بغاوت کے ماتحت بھی الزام مرتب کیا گیا ہے۔

روما ۲۵ جولائی۔ جرمنی نے حبشہ کے اطالوی سلطنت کے ساتھ الحاق کو تسلیم کر لیا ہے۔ چنانچہ حکومت کے اس فیصلہ کے متعلق کونٹ کیانو نے جرمن سفیر کو مطلع کر دیا ہے

رنگون ۲۵ جولائی۔ برما کی آخری بغاوت کے سلسلہ میں پولیس کی ایک جمعیت نے پانچ سال کے بعد باغیوں کے برمی سردار کو گرفتار کر لیا۔ یہ شخص ۱۹۳۱ء سے روپوش تھا۔ اور تاجر کے بھیس میں ادھر ادھر گھومتا رہتا تھا۔ اس کی گرفتاری کے لئے مقامی حکومت نے ۷۵ پونڈ انعام مقرر کر رکھا تھا

شملہ ۲۵ جولائی۔ کوئٹہ سے آمدہ اطلاعات مظہر ہیں۔ کہ شہر میں مکانات اور دکانوں کی تعمیر بسرعت جاری ہے۔ کھنڈرات میں سے اب بھی نعشیں برآمد ہو رہی ہیں چنانچہ ۵ جولائی سے ۱۱ جولائی تک ۴۲ نعشیں برآمد ہوئیں۔ اسوقت تک نعشوں کی تعداد ۸۶۰۲ تک پہنچ چکی ہے

کلکتہ ۲۵ جولائی۔ کل صبح مشہور بنگالی تیراک مسٹر پی کے گھوش نے تیراکی کا ریکارڈ توڑنے کے لئے کارنوالس سکوئر کے تالاب میں تیرنا شروع کیا۔ وہ ابھی تک پانی میں ہے۔ اور اسے یقین ہے کہ ۶۵ گھنٹے تک تیرتا رہے گا۔

لاہور ۲۵ جولائی۔ اچھوتوں کے مذہب تبدیل کرنے کی صورت میں معاہدہ پونا کے فوائد سے محروم ہو جانے کا جو سوانگ ہندوؤں نے رچا رکھا ہے اس کے متعلق ذمہ دار حلقوں کا بیان ہے کہ قانونی طور پر معاہدہ پونا کو وہی حیثیت حاصل ہے۔ جو فرقہ وارانہ فیصلہ کی ہے اور اچھوت اقوام کو ان فوائد سے محروم نہیں رکھا جا سکتا۔

چناق (دردانیال) ۲۴ جولائی۔ عہدنامہ مونٹرو پر دستخط ہو جانے کے بعد ترکی کو آبنائے باسفورس اور دردانیال کی قلعہ بندی کا حق واپس دے دیا گیا ہے چنانچہ کل مشہور جرمن جنگی جہاز جو آج کل ترکی کے قبضہ میں ہے۔ نہایت شان و شوکت کے ساتھ دردانیال سے گذر کر باسفورس میں داخل ہوا۔ اس جہاز کے پیچھے بہت سے ترکی جہاز تھے۔ جنہوں نے جزائر امبروس اور ٹانیڈوز پر فوجی قبضہ کر لیا۔

لاہور ۲۴ جولائی۔ ڈاکٹر ستیہ پال نے ایک بیان کے دوران میں کہا۔ کہ کمیونل ایوارڈ کانفرنس ملک کے بہترین مفاد کے منافی ہے۔ کانگریسیو

عبد الرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر: غلام نبی